

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابُ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ

مِقياسُ الخِلافةِ

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَهَاضِمُونَ لِمُنَافِقِيهِمْ
 وَمِنْهُمْ مَرْجُوعٌ إِلَى هَدْيِهِمْ وَيَرْضَاهُ اللَّهُ ذُبُلًا مِنْهُمْ فِي رُحْمِهِمْ
 مِنْ أَمْرِ التَّجْوُدِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي الشَّرِّ وَالْمَثَلُ فِي الْإِجْتِهَادِ
 كَذِبٍ أَخْرَجَ شَطْرَهُ فَذَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَرْسَى عَلَى سَوْقِهِ
 يُجِيبُ الرِّجَاحَ لِيُغْضِبَهُمْ الْكُفَّارُ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
 الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

مَقْيَاسُ الْخِلَافَةِ

فِي بَيَانِ

الرِّسَالَةِ وَالْخِصْمَةِ

حَيْثُ أَقْلُ



خَادِمُ مُحَمَّدٍ عَمْرَأَسْتُ فِي الْمَقْيَاسِ
 لَاهُورِ

جلد حقوق بحق نامشترین محفوظ ہے

اس کا نسخہ

نام کتاب

کتابت

طباعت

تصنیف

اشاعت

قیمت

مقیاس خلافت حصہ اول

کریمہ دارالکتابت

مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ

دوم

علامہ خراج ڈاک

نامشرینے

محمد عبدالوہاب، محمد عبدالنواب، محمد ظفر صدیقی، دارالمقیاس چھپرہ
لاہور

مقاصد متقیاس خلافت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

اما بعد، فقیر نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت کے تاوصال با کمال حالات زندگی قرآن و حدیث سے مختصراً تحریر کئے اور خلفاء اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شان جبروت کریم نے بیان فرمایا مختصراً تاکہ کیا اور اس مجموعے کا نام متقیاس خلافت رکھا لہذا تمام اہل اسلام سے استدعا ہے کہ بالصفات کتاب ہذا کا مطالعہ فرما کر فقیر کے لئے دعا مغفرت فرمائیں اور تقصیبین کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ وہ اس کتابے اجتناب فرمائیں
وَمَا كُنْ فِتْنِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ - والسلام

ابنظرنے خادم محمد سدر استوار المتقیاس اچھرہ - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَكُمْ فِيكُمْ كَمَا فَرَزَ مِنْكُمْ مُؤْمِنًا وَجَعَلَ الْقُلُوبَ
وَالنُّوُورَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لِكُلِّ كَافِرٍ لَئِيمٍ
مَعَذَّةٌ لَهُمْ وَآيَاتُ اللَّهِ لَهُمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ
هُمُ الْمُنْفَكُونَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ حُجَّتَ بَحْرٍ مِّنْ نَّجْمِهِمْ أَلَّا تُهْرُجُوا
فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفُورُ الْعَظِيمُ وَبَدَأَ الْخَلْقَ وَلَيْسَ سَوِيًّا وَلِلْمُؤْمِنِينَ
وَلَكِنِ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ٥ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ امْكُثُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا
الْمُؤْمِنُونَ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا أَتَهُمُ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِن لَّا يَعْلَمُونَ
وَإِذْ أَلْفَوْا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا
إِنَّمَا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي
طُغْيَانِهِمْ يَعْتَهُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ اسْتَرَوْا الصَّلَاةَ يَا لِهَيْدِي
فَمَا رَجَعْتَ بِجَارِئِهِمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ
اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالًا يُرَآؤْنَ
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا هُمُ الْكَافِرُونَ يَوْمَ يُدْعَى الْأَقْرَبُ بِهِمْ
لِلْأَقْرَبِ يَتُوبُونَ يَا فُورًا هُمُ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا يَكْتُمُونَ وَقَالُوا هُمُ حَتَّى لَا تُكُونَ فَتَنَةً وَيَكُونَ الَّذِينَ كَلَّمَهُ
لِلَّهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَّا تَابَ أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ

أَتَهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَمَّا تَابُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ أَفَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى
اللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَا عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْبَعِينَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
أَمَّا بَعْدُ وَبِكَرِيمٍ وَهَوَاتِ بِهِ جِسْمُكَ كَأَنَّكَ بَشَرٌ

خداوندی طاقت

(۱) الملک ۲۹ { تَبَّكَ اللَّهُ يُبْدِيهِ الْمَلِكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ }
 بابرکت ہے وہ ذات خداوندی جس کے قبضے میں تمام ملک

ہے اور وہ خدا جو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

(۲) یسین ۲۳ { فَتُخَنَّ اللَّهُ يَبْدُوهُ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَ إِلَيْهِ تُجْعَلُونَ }
 تو پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ہے۔ ہر شئی کی ملکیت
 اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳) الانعام ۷ { وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ } اور وہ رب کریم اپنے
 بندوں پر زبردست ہے۔

(۴) الحج ۱۷ { إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ } بے شک اللہ تعالیٰ ضرور زبردست
 غالب ہے۔

(۵) المؤمن ۲۴ { إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ } بے شک وہ رب کریم
 زبردست ہے سخت عذاب والا ہے۔

العنکبوت ۲۰ { إِنَّ اللَّهَ لَعَزِيزٌ عَلَى الْعَالَمِينَ } بے شک اللہ تعالیٰ تمام
 جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

(۶) الحمد ۱ { الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ } سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو
 تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔

رب العالمین نے اپنے کرم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو للعالمین نذیر ہے

تمام جہانوں کی حکومت عطا فرمائی اور اِنَّا رُسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا کے دعوے کا
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اعلان فرمایا تاکہ رب کریم کی طرف سے عالمین کی رست
 کا اعزاز صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص ثابت ہو جائے اور رسول کو ایک بڑے مطاع
 کا بھی حامل ہوتا ہے جیسا کہ قانون الہی ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا لِبَيِّنَاتٍ
 بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى رب العزت کی طرف سے جو بھی رسول بھیجا جاتا ہے وہ صریح
 معمولی رسول نہیں ہوتا بلکہ وہ بڑے مطاع پر فائز ہوتا ہے اور اس کی امت مسلمین
 پر اپنے رسول یعنی مطاع کی اطاعت ہر امر میں فرضیہ خداوندی ہے کہ مطیع اپنے مطاع
 کے کسی امر میں کسی عمل میں زندگی کے کسی حصے میں اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اطاعت کے خلاف نہیں کر سکتا اگر کر بیٹھے تو یا سزا کا مستوجب ہے یا معافی کا اگر
 گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو دنیا میں ہی سزا کا مستوجب ہو گا اگر گناہ صغیرہ ہو تو خداوندی
 سے معافی کا خواہاں ہو تو خداوند کریم معاف فرمادیتے ہیں گناہ کبیرہ بھی رب کریم کے
 ارادے سے معاف ہو سکتا ہے تو ہمارے رسول عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خداوندی
 عالمین آپ کے مطیعین میں تمام عالمین سے کوئی شخص بھی بعد از اعلان نبوت و بعد از اجراء
 حکم تاقیامت زندگی کا کوئی عمل بھی دینی ہر یا دنیوی آپ کی اطاعت کے بغیر
 نہیں کر سکتا اور کتاب خداوندی قرآن کریم کو فَاِذَا نَزَّلْنَاهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا
 سے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے۔ اور رب کریم نے سمجھایا ہے اور
 کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ممکن ہے جس کی دلیل عِلْمُكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
 كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ہے اور بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنے اصحاب کو جو سمجھایا اور پڑھایا ان سے بڑھ کر علم نہیں ہو سکتا جو

عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ سے ظاہر ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خیر
 القرون بشر القرون کے مساوی نہیں ہو سکتے اور اس کے خلافت و دعویٰ
 رکھنے والا کاذب ہوگا۔ چنانچہ فقیر پہلے عالمین کے مطاع یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ذکر خیر عیاں کرتا ہے پھر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ العزیز
 ذکر ہوگا۔



ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سارے محبوبیت العالین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

شیخ ابی بن ہاشم { قال ابو محمد عبد الملک بن ہاشم والحوی اھذا کتاب سیرۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (واسم عبد المطلب
شیخہ بن ہاشم (واسم ہاشم عمرو) بن عبد مناف (واسم عبد مناف النضر) بن قصی
ابوہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن خزیمہ بن
مدرکہ (واسم مدرکہ عامر) بن ایاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اؤ
(وقال اؤ) بن مقوم بن ناعور بن نیرج بن یعرب بن شجیب بن ثابت بن اعمیل
بن ابراہیم خلیل الرحمن بن تارخ (وهو آذر) بن ناعور بن ساروخ بن راعون فالخ
بن یعرب بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن ملک بن متوشلح بن اخوخ وھو ادریس
فیما یزعمون واللہ اعلم وكان اول من بنی آدم اعطی النبوۃ وخط بالقلم
بن یزید بن محیل بن قنین بن یاش بن شیت بن آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر

البلد { لَآ اَقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ وَذَالِدِ
البلد { اَوْ مَا وَلَدَ ۝ اور میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کہ کی اس وقت
کہ آپ اس شہر میں جنگ حلال کرنے والے ہیں اور قسم ہے آپ کے والد کی
اور قسم ہے اس کی حسیں نے آپ کو جنا۔

(۱) اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں ظہور نبوت کے

وقت آپ کی بکثرت گھر میں ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقام کی قسم کھا کر آپ کی شریف آوری کی مبارکباد دی اور اس آیت کریمہ سے آپ کا استقبال فرمایا کیونکہ بیت اللہ رب کریم کا ہے نور بیت کریم آپ کے بیت اللہ میں آمد کا استقبال فرماتا ہوا ارشاد فرماتا ہے لَا أُحْسِنُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں آپ کی تشریف آوری پر اس شہر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ شہر مجھے بہت ہی محبوب نظر آ رہا ہے ثابت ہوا کہ مجھ کے مقام کو محبوب سمجھنا شرک نہیں بلکہ سنت اللہ ہے۔

(۲) پھر آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپ کے خاندانی شرافت کا ذکر خیر فرمایا کہ وَذَا الْإِدِّ وَ مَا ذَكَرْ حَضَرَ آپ بھی شریف محبوب آپ کے والدین بھی شریف آپ کی وجہ سے آپ کے والدین کا شان بھی نر الا ثابت فرمایا کہ وَذَا الْإِدِّ وَ مَا ذَكَرْ قسم ہے والد کی اور قسم ہے والدہ کی ماقبل چرکہ خطاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ اس لئے والد سے مراد آپ کے والد ماجد ہی ہو سکتے اور آپ کی والدہ ماجدہ ہی ہو سکتی ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا وصال

تاریخ کامل ۱۰۰ { قَالَ النَّهْصِيُّ أُرْسِلَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ابْنَهُ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِمَا زِلْهُمْ نَدْرًا فَمَاتَ بِاَلْمَدِينَةِ وَفِيهِ بَلْ كَانَ فِي الشَّامِ فَأَقْبَلَ فِي عَيْشٍ قَرِيشٍ فَنَسَرَكُ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَمَاتَ فِيهَا وَدُفِنَ فِي

دَارِ النَّبَاةِ الْجَعْدِيَّةِ وَلَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَتُوِّفِيَ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دہری نے کہا کہ جناب عبد المطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو مدینے میں کھجوریں لانے کے لئے بھیجا تو مدینے میں ہی ان کا وصال ہو گیا بعض نے کہا ہے کہ شام کی طرت بھیجا تھا قریش کے اونٹوں کے ساتھ تشریف لائے تو راستے میں بیمار ہو گئے مدینے میں ڈیرہ ڈال دیا تو وہیں وصال ہو گیا نابالغہ جدی کے گھر ہی دفن کئے گئے حضرت عبد اللہ کی عمر اس وقت پچیس برس طنی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پہلے ہی کچھ دن فوت ہو گئے۔

الاستیعاب ۱۵ { حَامِلٌ بِهِ

آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کا وصال ہوا آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی حاملہ تھیں۔

طبقات ابن سعد ۹۹ { كَلِمَاتُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ تُوِّفِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً۔ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا اس وقت حضرت عبد اللہ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چند دن قبل آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا آپ کے دادا عبد المطلب کنبل ہے چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا اور آٹھ برس کی عمر شریف ہوئی تو دادا عبد المطلب فوت ہو گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

الاستیعاب ۱/۱۲ { أمته بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن مرة قرشية زهرية تزوجها عبد الله بن عبد المطلب -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہ ولادت

الاستیعاب ۱/۳ { وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ هَرِ الْفَيْلِ أَسَ عَامَ الْفَيْلِ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نیل کے واقعہ کے سنہ میں پیدا ہوئے۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۱ { وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَيْلِ -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن

الاستیعاب ۱/۱۱ { عن ابن عباس قال وَلِدَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَكَانَتْ بَدْءُ يَوْمِ الْأَشْثَيْنِ وَتَوَاتَى يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُفَ وَكُرِّهَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی تھی تو پھر کا دن تھا مدینہ طیبہ داخل ہوئے تو

پیر کا دن تھا عزوہ بدر بھی پیر کے دن ہوا اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تمام دنیا کے بتوں کا منسک بل کرنا

دلائل النبیۃ لابن نعیم ۴/۴ { أخبرنا محمد بن أحمد بن الحسن قال ثنا الحسن بن الحسن بن الجهم قال ثنا الحسين بن

الفرج قال ثنا محمد بن عمر الواقدي حدثني محمد بن صالح عن ابن أبي حكيم يعني إسحاق بن عطاء بن يسار عن أبي هريرة كما بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ كُلُّ صَنَمٍ مَنكُوسًا فَانْتَبَ الشَّيَاطِينُ إِبْلِيسَ فَقَالَتْ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ صَنَمٍ إِلَّا وَقَدْ أَصْبَحَ مَنكُوسًا قَالَ هَذَا سَبْعُ فَنَدَّ بُعِثَ فَالْتَمَسُوهُ فِي فُرَى الْأَذْيَابِ فَالْتَمَسُوهُ فَقَالُوا لَسَوْجَدُكَ قَالَ أَنْتَ مَا جِئَ فَخَرَجَ يَلْتَمِسُكَ فَتَوَدَّى عَلَى رَجْلَيْهِ الْقُلُوبُ لِيُحْدِثَ مَكْرًا فَالْتَمَسُوهُ بِهَا فَوَجَدَهُ عِنْدَ قَرْنِ الشَّعَالِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الشَّيَاطِينُ فَقَالَ قَدْ وَجَدْتُهُ مَعَهُ جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام بت اورندے گر پڑے پھر تمام شیاطین ابلیس کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابلیس کو کہا کہ زمین پر کیا بات ہے کوئی ایسا بت نہیں جو اورندہ ہمارا گرا ہر شیطان نے اپنا بتی اللہ کی بعثت کی علامت ہے تم مکے کی قریب بستیوں میں تلاش کرو تو تمام ابلیس نے جواب دیا ہمیں نہیں ملا ابلیس نے کہا اس کو میں ہی مل سکتا ہوں تو ابلیس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو نہ آئی کہ عین دل میں یعنی مکے میں تلاش

کرد تو ابیس نے مکے میں تلاش کرنا شروع کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتر قریب کے مکانوں میں اُسے مل گیا تو ابیس شاپین کی طرف نکلا تو اس نے کہا مجھے وہ نبی مل تو گیا اس کے ساتھ جبریل علیہ السلام میں۔ (یعنی میرا وہاں کوئی چارہ نہیں چل سکتا)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے ہی تمام بت سرنگوں ہو گئے جس کے ظہور سے بت گر گئے اس کے جوان ہونے پر تبلیغ کرنے سے کوشش فرمانے سے دنیا میں کفر پر جو کاری ضرب لگی وہ

سب پروا نہ تھی۔ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے ابتدا میں ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مکے کے رؤسا اور تمام علاقے کے سرسبز اور فیصل تھے

سب سے پہلے مسلمان ہو گئے جو نہ صرف خود ہی مسلمان ہوئے بلکہ آگے بھی مکے کے بڑے بڑے لوگوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں ابھی دس برس کی عمر تھی مسلمان

بنالیا اور اسلام کو دنیا میں ایسا پھیلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے زبردست جاہلوں کو دربارِ خداوندی میں جھکا دیا اس کی تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آئیگی یہ

کام صرف میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی ہوا جو کوئی نبی نہ کر سکا آپ کے اس اسلامی کارنامے سے دنیا نے کفر میں دھاک میٹھ گئی اور کفر

تھرا اٹھا کہ بفرمانِ خداوندی وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ سے حق کا ظہور ہوا تو باطل مٹا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

الاشعاب ۱۳ { اِسْتَرْضَعَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي سَعْدِ

بَنِي سَعْدِ بْنِ كَعْبٍ مِنْ بَنِي دُوَيْبٍ سَعْدِيَّةٌ نَسَبُ أَبِي دُوَيْبٍ السَّعْدِيَّةُ -

روادھ پلایا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مہد میں تھے کہ چاند آپ کا غلام تھا

الزرقانی ۲۴۴ { كَانَ الْقَمَرُ يُحْدِثُهُ وَهُوَ فِي مَهْدِهِ وَكَمِيلُ

مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِلُ الْبَحْرِ فِي بَنِي دُوَيْبٍ سَعْدِيَّةٌ نَسَبُ أَبِي دُوَيْبٍ السَّعْدِيَّةُ -

الزرقانی ۲۴۴ { عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَا فِي

الْمَهْدِ لَنَاغِي الْقَمَرِ وَتَشِيرُ إِلَيْهِ بِأَصْبُعِهِ فَمِنْ أَشْرَتِ إِلَيْهِ مَا لَمْ

يَكُنْ أَقْبَرُ مِنْهُ أَحَدٌ شَاهِدٌ وَيَحْدِثُ شَيْءٌ وَيُذْهِبُ عَنِ الْبُكَاءِ وَاسْتَمِعَ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اپنی نذرۃ کی علامت کھائیے

اس کی طرف اشارہ فرماتے تو آپ نے جس طرف اشارہ فرمایا چاند اسی طرف جھکا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس سے گفتگو کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا اور وہ مجھ سے بہلاتا اور میں سننا تھا۔

الاستیعاب ۱۵ { وَتَوَفَّيْتُمَا أَمْنَةً يَا أَيُّهَا الْعَبْدَانِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ سِنِينَ -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ کا انتقال مکہ اور مدینہ کے درمیان ابراہیم مقام پر ہو گیا۔

آپ کے داوا صاحب جناب عبدالمطلب کا ذکر

تاریخ کامل ۱۲ { عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ شَيْبَةُ سُمِّيَ بِدَالٍ لِأَنَّهُ كَانَ فِي رَأْسِهِ لَنَا وَلِدَ شَيْبَةً وَأُمُّهُ سَلَمَى بَدَتْ عُسْرًا وَبَنَ زَيْدٌ الْخُسْرَ رَجِيَّةً الْبَخْسَ رِيَّةً وَيَكْنَى أَبَا الْحَارِثِ -

عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا جب پیدا ہوا تو ان کے سر پر سفید داغ تھا اور عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت عمرو بن زید خذر جثیہ اور عبدالمطلب کی کنیت ابو الحارث تھی۔

تاریخ کامل ۱۲ { فَكَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرًا مَضَانًا صَعَدَ حِرَاءَ وَأَطْعَمَ الْمَسَاكِينَ جَمِيعَ اسْتَهْرَ وَخَوَّ فِي وَلَهُ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً -

جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوا تو عبدالمطلب حرام پر چڑھ جاتے اور امام مہینہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور عبدالمطلب کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ایک سو پچاس برس کی تھی۔

آپ کے داوا صاحب جناب عبدالمطلب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱۱۹ { قَالَ دَمَاتُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدْ فَنَ بِالْحَجَّوْنِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اِثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ

سنہ محمد بن سعد نے کہا عبدالمطلب فوت ہوئے تو حج بن میں دفن کئے گئے اس وقت جناب عبدالمطلب صاحب کی عمر یہاں ہی برس کی تھی۔

آپ کے داوا صاحب کے وفات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

ابن خلدون ۲ { وَهَلَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثَمَانِ سِنِينَ مِنْ وَلَدَتِهِ وَفَاتَ حَضْرَتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِصْطَفَى صَلى اللہ علیہ وسلم

کی عمر شریف آٹھ برس کی تھی۔

الاستیعاب ۱۵ { وَتَوَفَّيْتُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ سِنِينَ مِصْطَفَى صَلى اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس

کی تھی تو آپ کے داوا کا انتقال ہو گیا۔

آپ کے دادا عبدالمطلب صاحب کی ولاد

ابن خلدون ۱۲۲۹ { ابوہاشم عبدالمطلب وكان بنوۃ عشرۃ
عبد اللہ ابو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو
اصغرهم وحسرة والعباس وابوطالب والزبیر والمقوم
يقال اسمه الغيداق وضربا وجعل وابولہب وقثم۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچوں کا ذکر مختصر اختتام کر دیا ہے تاکہ مضمون طویل
نہ ہو جائے حضرت کے والد ماجد حضرت عبد اللہ سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔

جناب ابوطالب کو حضرت عبدالمطلب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم متعلق وصیت کی

طبقات ابن سعد ۱۱۸ { فقال عبدالمطلب لابوطالب اسمع مايقول هؤلاء
انك ان ابوطالب يحتفظ به وقال عبدالمطلب لا اقر

ایمن وکانت تحضن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یابزکد
لا تغیب عن ابني فاتي وجدته مع غلمان قريبا من السيدرة
وان اهل الكتاب يزعمون ان ابني هذا بنی هذه الامة
وكان عبدالمطلب لا يكل طعاما الا قال على يا بني فيوتى اليه
اليه فلما حضرت عبدالمطلب اوفاة اوصى ابوطالب بحفظ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحفاظتيه۔

ترجمہ عبدالمطلب نے ابوطالب کو کہا سن جو یہ کہتا ہے پھر ابوطالب آپ کی نگہبانی

تھا اور عبدالمطلب نے ام ایمن کو کہا اس وقت ام ایمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی گود میں اٹھائے ہوئی تھی کہ اسے برکت میرے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملے گی نہ کہنا اس لئے کہ میں نے اس کو لڑکوں کے ساتھ سڑک کے قریب پایا ہے
اور بے شک اہل کتاب گمان کرتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا اس امت کا نبی ہے اور عبدالمطلب
کھانا نہیں کھاتا تھا مگر کتنا کمیرے سامنے میسے بیٹے کو لاؤ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو عبدالمطلب کے پاس لایا جاتا پھر جب عبدالمطلب کو موت کا وقت آیا تو اس
نے اپنے بیٹے ابوطالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی وصیت کی۔

ابوطالب کے گھر آپ کے قیام کی میعاد

الانبياء ۱ { فصار في حجر عتيه ابوطالب حتى بلغ حسن
عشر سنة وكان ابوطالب يحبه
ثم انفرد بنفسه۔

ابعد وصال عبدالمطلب پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے
گھر میں پندرہ برس کی عمر تک رہے اور ابوطالب آپ سے بڑی محبت کرتا تھا پھر مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود اپنے کفیل ہو گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے حضرت ابوطالب نے پڑھا

ابن خلدون ۱۲ { ثم خرج ثابته الى الشام تاجرا يبال خديجة

بُنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزَى مَعَ غُلَامٍ مَيْسِرَةٍ وَفَرَّ
إِسْطُورُ الرَّاهِبِ فَرَأَى مَلَكَ يَطْلُبُ إِلَيْهِ مِنَ الشَّمْسِ فَأَخْبَرَ
مَيْسِرَةَ بِشَأْنِهِ فَأَخْبَرَ بِكَ إِلَهُ خَدِيجَةَ فَعَرَضَتْ لِنَفْسِهَا
عَلَيْهِ وَجَاءَ أَبُو طَالِبٍ فَخَطَبَهَا إِلَى ابْنِهَا نَزَّ وَجَدَهُ وَحَضَرَ
الْمَلَائِكَةُ قَرِيشَ وَقَامَ أَبُو طَالِبٍ خَطِيبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَنَزَّاعِ إِسْمَاعِيلَ وَضَيْفَى مَعَدٍ
وَعَنْصَرٍ مُفْرٍ وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مُجُوبًا وَحَرَمًا آمِنًا وَجَعَلَنَا
أَمِنًا بِكَيْتِهِ وَسَوَّاسٍ حَرَمِهِ وَجَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَإِنَّ ابْنَ
إِخْتِ مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَرَابَتَهُ وَهُوَ لَا يُؤْذَنُ
بِأَحَدٍ إِلَّا بِرِجَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِي السَّالِ قَدْ نَازِلٌ لِمَالٍ ظَلَّ زَائِلٌ
وَقَدْ خُطِبَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَبَدَّلَ لَهَا مِنْ الصَّدَاقِ
مَا عَاجَلَهُ وَاجْلَهُ مِنْ مَالٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ وَاللَّهُ بَعْدَ هَذَا
لَهُ نَبَأٌ عَظِيمٌ وَخَدِرٌ جَلِيلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهِدَ بَنِيَانُ الْكُعْبَةِ
لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلَاهُ حِينَ اجْتَمَعَ كُلُّ قَرِيشٍ -

پھر دوبارہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام میسرہ کے ساتھ بنت خویلد حضرت
خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال سے نکاح کے لئے شہم کی طرف تشریف لے
گئے۔ منطور راہب کے پاس سے گزرتے تو منطور نے دیکھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پرسوج سے دو فرشتے سایہ کرتے ہیں۔ تو آپ کے غلام میسرہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا شان بیان کیا پھر یہ بات اس نے خدیجہ کو بیان کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے اپنی ذات کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے لئے پیش کر دیا ابو طالب
آئے تو اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا
تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے نکاح کیا آپ کے نکاح پر تمام رؤساء
قریش اکٹھے ہوئے ابو طالب نے کھڑے ہو کر آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر کہا -
خطبہ کا ترجمہ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی
اولاد سے اور اسماعیل علیہ السلام کی ذریت سے پیدا فرمایا معد کی نسل سے اور معصر
زمانہ میں اور ہمارے لئے ایسا بیت اللہ تیار فرمایا جو ہمارے گناہوں کی پڑھ پوشی کرنے
والا ہے اور امن والا حرم ہے اور ہمارے لئے اس نے بیت اللہ امن والا حرم تیار
فرمایا اور ہمیں اپنے حرم کا مختار بنایا اور اسی سے ہمیں لوگوں پر حکومت عطا فرمائی اور
بے شک میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کی قرابت کو جانتے ہو
اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کا رجوع اس کی طرف نہ ہو اگرچہ مال میں کم ہے اس لئے
کہ مال سایہ ہے زائل ہونے والا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ اس کا نکاح
ہوا ہے اور اس نے اس کا حق میر کچھ نقدی اور کچھ میعاد کی خرچ کیا ہے میرے
مال سے اتنا اور وہ خدا کی قسم بعد اس کے اس کے لئے خبر عظیم ہے اور بڑا
خطرہ ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس کی تھی اور
جب آپ اور قریش جمع ہوئے اور کعبے کی تعمیر ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر ثلثین
پچیس برس کی تھی۔

بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الا شیعاب ۱۴۱ عن ابن عباس قال اقام بمكة ثلاث عَشْرَ
سَنَةً یعنی بعد المبعث وبالمدينة
عَشْرَ سِنِينَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اٹھارہ نبوت کے بعد مکہ میں پہلے تیرہ برس قیام فرمایا اور دینے میں
دس برس۔

آپ کے چچا ابوطالب کی عمر و وفات

طبقات ابن سعد ۱۲۵ قال اخبرنا محمد بن عمر الاسلمی قال
توفي ابوطالب للتصيف من شوال
في السنة العاشرة من حين نبى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يومئذ ابن بضع وثمانين سنة وتوفيت خديجة
بعد شهر وخمسة ايام وهي يومئذ بنت خمس
وستين سنة فاجتمعت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم مهيئتان موت خديجة بنت خويلد وموت ابي
طالب عجمه۔

پندرہ شوال نبوت کے سال میں ابوطالب کی وفات ہوئی اس وقت ان کی

بیاتی برس کی تھی اور اس کے بعد ایک ماہ پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور حضرت خدیجہ کی عمر پچیس برس کی تھی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مہینے جمع ہو گئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی موت آپ کے چچا ابوطالب کی موت۔

میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی اہلیہ

ذکر زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱۲۴ اخبرنا وكيع بن الجراح عن سفیان عن
ابن اسحاق عن البراء قال كان لرسول
الله صلى الله عليه وسلم شعرٌ يضربُ مكبيته
برأين عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال مبارک آپ کے دو نوکڑھوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱۲۴ قال اخبرنا يحيى بن عباد و هشام ابوالوليد
الطائسي قال اخبرنا شعبة عن ابي
اسحق قال سمعت البراء يصِفُ رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال كان شعره اى شحمه اذنيه۔

براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت

بیان فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونوں کانوں کی پٹلیوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲ { أخبرنا عبد الله بن المبارك قال أخبرنا معمر بن ثابت عن أنس أن شعث النبي صلى الله عليه وسلم كان إلى الأصابع أذنبية۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونوں کانوں کے نصف تک تھے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک منڈوانا

طبقات ابن سعد ۱/۴۲ { أخبرنا سليمان بن حرب أخبرنا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن أنس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحلاق يخلقه وقد أطاف به أصحابه ما يريدون أن يلقح شعرة إلا في يدي رجل۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حجام آپ کے سر مبارک کو منڈاتا تھا اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور کے چاروں طرف گھومتے تھے آپ کا بال مبارک گرنا تو جلدی اکس کو ایک آدمی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ { أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة عن نافع أن ابن عمر أخبرنا أن النبي صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوا یا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ { أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس أخبرنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔

بخاری شریف ۲/۴۳۳ { حدثني إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو صمره قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أخبرهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوا یا۔

بخاری شریف ۲/۴۳۳ { حدثنا عبد الله بن سعيد قال حدثنا محمد بن بكر قال حدثنا ابن جريج

اخبرني موسى بن عفيف عن نافع اخبره ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم حلق في حجة الوداع واما من من اصحابه وقصر بعضهم -
عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مبارک منڈایا اور آپ کے اصحاب سے بھی اور بعض لوگوں نے کٹائے۔

چوٹی پر بال یعنی نگلش بال کٹانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

بخاری شریف ۲۰۸۶ { حدیثی محمد قال اخبرني محمد بن خالد قال اخبرني ابن جريح قال اخبرني عبيد الله بن حفص ان عمار بن نافع اخبره عن نافع مولى عبد الله انه سمع ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن الفزع قال عبيد الله فقلت وما الفزع قال الفزع حلق الصبي ترك ههنا شعرا وههنا وههنا فاشاء لنا عبيد الله الى ان صبيته وجانبتي راسه -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فزع سے منع فرماتے تھے عبيد اللہ نے کہا میں نے کہا فزع کے کیا معنی ہیں عبيد اللہ نے کہا کہ جب لڑکا منڈا جائے اس جگہ سے چھڑا جائے اس جگہ سے اور اس جگہ سے پھر ہمیں اشارہ کیا اپنے ماتھے کے بالوں کی طرف اور اپنے سر کے دونوں پہلوؤں کی طرف۔

{ حدیثنا ابو بکر بن شعبة وعلی بن محمد قال ثنا ابن ماجه ۲۰۸۶ { ابولسامة عن عبيد الله بن عمر عن عمر بن نافع عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الفزع قال وما الفزع قال ان يخلق من رأس الصبي مكان ويترك مكان -

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فزع سے منع فرمایا نافع نے کہا کہ فزع کیا ہے فرمایا لڑکے کا ایک جگہ سر منڈا جائے اور دوسری جگہ سے چھڑا جائے۔

ان مذکورہ بالا احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے سر کے بال رکھے ہیں۔ کانوں کے درمیان تک کانوں کی پیڑیا تک کندھوں تک اور تمام سر مبارک کا منڈا کرنا بھی ثابت ہوا لیکن سر کے بالوں سے بعض کو منڈا کرنا اور بعض کو لمبا رکھنا یہ منع ہے اور اسلامی شکل کے خلاف ہے۔

چوٹی کے بال رکھنا اور تین طرفوں سے کترانا منڈانا

چوٹی کے بال رکھنے ابو جہل کی سنت ہے ابو جہل جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے راستے میں ہی چلتا ہوا واپس چلا گیا اگر ایک قدم آگے بڑھتا تو وزغی فرشتے اس کو اس کے چوٹی کے بالوں سے پلا کر جہنم میں وہیں ڈال دیتے ارشاد خداوندی ہے۔

العلق ۳ { حکلاً لئن لم یقتله لنسفعا بالناصية ناصيته

نتیجہ حادیث ائینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زبان تفسیر علیہ السلام

(۱) کتاب الی المطوسی، ۲۱ { وبا الاسناد اخیبنا ابن الصلت قال

اخیبنا ابن عقدة قال اخیبنا

احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن قتی قال قراة حد ثنا محمد

بن عیسیٰ المعبدی قال حد ثنا موفی علی بن موسیٰ عن بن موسیٰ عن ابیہ

موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انا انہم

قائوا یا علی صیف لنا ینینا کائناتنا سراجا فائنا مشتاقون الیہ قال

کان بنی اللہ دہن، ابیض النون مشربا حمرۃ اذ یحج العین

مبیط السحر کنت الغبۃ۔

حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی شکل مبارک بیان فرمائیے گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کی

شکل مبارک کے مشتاق ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سفید و سرخ رنگ کے تھے موشی آنکھیں بال مبارک آپ کے لیے تھے وارھی

مبارک بھاری تھی۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پچیس ٹنان قرآن کریم شے ثابت ہے

(۲) کتاب العلل و الشرائع، ۲ { حد ثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید

قال حد ثنا الحسن بن حسن بن ابان

عمر الحسین بن سعید عن حماد بن عیسیٰ عن ربیع عن محمد بن مسلم عن

ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْشَهُمْ

قال قص الشارب والاخفاف۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان

ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْشَهُمْ کے متعلق آپ نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کٹنا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْشَهُمْ پھر تم اپنے نفث کو پورا

کر و حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ خداوند کریم نے نفث کو پورا

کرنے کا ارشاد فرمایا اور نفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ نے

فرمایا کہ نفث کے معنی ہیں کہ اپنی مونچھیں اور ناخن کٹاؤ۔

تر مونچھوں کا کٹنا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم سے ثابت

ہو اب جو مونچھیں نہ کٹائے وہ قرآن کریم کا بھی منکر اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

کا بھی منکر۔

اب آگے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں غور سے سنیے۔

پچیس ٹنانے کا قرآنی فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

(۳) کتاب العلل و الشرائع، ۲ { قال عبد اللہ بن سنان فایت اباعہ اللہ

علیہ السلام وَ قُلْتُ جَعَلَنِي اللّٰهُ ذَاكَ

قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْشَهُمْ وَ لِيُؤْتُوا نَذْرَهُمْ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ

اللہ عز وجل نے فرمایا ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْشَهُمْ وَ لِيُؤْتُوا نَذْرَهُمْ

قَالَ اخَذُ الشَّارِبِ وَقَصُّ الْأُطْفَارِ -

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ تعالیٰ کے قربان تَسْلِيْقُضُوا لَفَتْهُمْ وَلِيُوَفُّوْا لَوْلُوْهُمُ سَلَفَتْ کے کیا معنی ہیں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا سو پھول کا کٹنا اور ناسخوں کا کٹنا۔

میرٹھیں کٹانے کی دوسری دلیل قرآن فی حضرت امام ہست

رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

(٢٧) من لا يحضره الفقيه ٢٠٢ { روى رجبى عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام فى قول الله تعالى ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْئَتَهُمْ قَالَ قَضَى الشَّارِبُ وَالْأَضْفَانُ -

محدثان مسلم نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اللہ عزوجل کے فرمان **ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ** کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا مرنے والوں اور ناخونوں کا کترانا۔

(۵) فروع کافی ۲/۵۳ { علی بن ابراهیم عن ابيه عن النوفلي عن
اسكونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یأخذ من شارب

وَيُطْلَعُ الْأَطَّاسُ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو کاشا تک سنت ہے۔

بہشتی مومنینوں والے پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

(١) فروع کافی ٥٣ { علي بن ابراهيم عن ابيه عن التوفلي عن السكوني
 عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم لا يَطُورُ لَكَ اَحَدٌ كُمْ شَرِيهَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
 صَدَقَ مُخْبِرًا يَكْتُمُ بِهِ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی ایک بھی اونچیوں کو لمبا نہ کرے کیونکہ شیطان اپنے کی جگہ بنا لیتا ہے اونچیوں میں چھپتا ہے۔

۴۴ من لا یحضر الفقیہ ۴۴
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ حَقُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا
الْمُخَنِّئِينَ أَوْ فَرِّمُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ مَوَاجِيزَ كَوْنًا وَادْرَأُوا رُهْيًا كَوْنًا
۴۵ من لا یحضر الفقیہ ۴۵
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ لَا تَطُولَنَّ

لَعَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مَحْيَا كَيْتُوبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
الْوَعْدُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ نَزَّهَا يَتَمَّ عَنْ كُفَى الْإِطْمِئْنَانِ كُفَى الْإِطْمِئْنَانِ

اس کو اپنی چھینے کی جگہ بنا لیتا ہے جس میں چھینتا ہے۔

(۹) مجمع المعارف ۱۰۴ { دہر دایتے دیگر فرمود حق و لازم است ہر ہر بالغ کہ در روز جمعہ شراب و ناخن بگیرد۔

اور دوسری روایت میں حضرت نے فرمایا ضروری اور لازمی ہے ہر بالغ پر کہ جمعہ کے دن موتیوں اور ناخن کاٹے۔

(۱۰) کتاب العلل و الشرائع ۱/۱۴۹ { حدثنی محمد بن علی ما جلیوہ عنہما اللہ اقال حدثنا علی بن ابراہیم عن ابیہ

علی الحسین بن زید عن اسماعیل بن مسلم عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن اباہ علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لا یطوون احدکم شاربہ ولا عانتہ ولا شعر ابطیہ فان الشیطن یخذھا محابیباً یستتر بہا۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی بھی اپنی موتیوں کو لمبائے کرے اور نہ اپنے زیر ناف بالوں کو اور نہ ہی اپنی بغلوں کے بالوں کو اس لئے کہ شیطان ان کو اپنی چھیننے کی جگہ بناتا ہے اس میں چھینتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک موتیوں کا کٹنا

(۱۱) کتاب الامالی للصادق ۱۸۳ { عن ابی عبد اللہ الصادق قال لقیتم ابا طافیہ و اخذنا شراب

من الجبۃ ائی الجبۃ امان من الجبۃ اہ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ناخنوں کا کٹنا اور موتیوں کا کٹنا کرنا ضروری ہے بچاتا ہے۔

(۱۲) خصال لابن بابویہ ۳ { عن ابی کمثیل قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام علی من دعا عن استنزل اللہ الرزق قال لی خذ من شاربک و اظفارک و لکن ذالک فی یوم الجبۃ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ابی کمثیل نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ جس کے ساتھ رزق کی فراخی ہر مجھے آپ نے فرمایا اپنی موتیوں اور ناخن کاٹنا لیکن یہ جمعہ کے دن ہو۔

(۱۳) جامع الاخبار ۱۲۲ { وبہذا الاسناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قلم اظفاره یوم الخمس و اخذ شاربہ عوفی من و جع الاضرار و وجع العین۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو ناخنوں کا کٹنا اور موتیوں کا کٹنا دانستہ اور آنکھ درد سے بچاتا ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۱۰۲ { حضرت امیر المؤمنین فرمود کہ در ہر جمعہ شراب

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو موتیوں کا کٹنا دانستہ ضروری ہے بچاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک موتیوں کٹانے کا اندازہ

(۱۵) حلیۃ المتقین ۵۹ { در فضیلت شارب گرفتن یعنی مٹے لب بالارا
تانا کہ گرفتن سنت مؤکدہ است و ہر چند خستہ از

نہ بگزید بہتر است و از حضرت رسول منقول است کہ شارب خود را دراز میکند کہ
شیطان در آن جا میکند و پنهان میشود و حضرت صادق علیہ السلام شارب را افتد
میگرداند کہ بہتہ مومے رسید موتیوں کٹانے کی فضیلت میں یعنی لبوں کے
اوپر کے بالوں کو تہ تک کترنا سنت مؤکدہ ہے اور بخنی تہ تک کٹانے بہتر ہے۔

اور حضرت رسول منقول ہے کہ جو شخص اپنی موتیوں کو لمبی کرتا ہے کہ شیطان
اس جگہ بنا تا ہے اور چھپتا ہے۔

اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام موتیوں کو اس قدر کٹانے کہ بالوں کی تہ
یک پہنچے۔

موتیوں اور ناخن کٹانے کی میعا و اور ثواب

(۱۶) جامع الاخبار ۱۲۲ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من قَلَمَ
أَظْفَارَهُ وَقَصَّ شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ أَطْعَمَ بِكُلِّ جُمُعَةٍ قَلَامَةً عِثَّتْ رُقْبَةً
مَنْ دُلِدَ إِسْمَاعِيلَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنے ناخن

اور موتیوں کٹانے پر جمعہ کے دن میں پھر اس نے کہا بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ کے نام سے کٹاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
میں کرتا ہوں تو ہر کٹائی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام آزاد کرنے کا
ثواب دیا جائے گا۔

(۱۷) خصال لابن بابویہ ۱۲ { وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ قَلَمَ أَظْفَارَهُ وَوَقَصَّ
شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ناخن کٹانا اور
موتیوں کترانا ہر جمعہ کے دن لازمی ہے۔

(۱۸) خصال لابن بابویہ ۱۲ { عَنْ السَّكَنِ الْخَزَّازِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَقُولُ لِلدَّخِيقِ عَلَى كُلِّ جُمُعَةٍ أَخَذَ شَارِبَهُ
وَأَظْفَارَهُ وَمِنْ شَيْئَيْنِ مِنَ الطَّيِّبِ۔

غزار سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا
ہے فرماتے تھے کہ ہر باغ پر ہر جمعہ کے دن حق ہے اپنی موتیوں اور ناخنوں کو کٹانا
اور خوشبو لگانا۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مچھیں لمبی کتے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اُمت سے نہیں

(۱۹) حلیۃ المتقین ۶۰ { و در حدیث دیگر فرمود کہ شارب از تہ بگو

خود را شبیبہ مگر دیند و فرمود کہ از ان نیست ہر کہ شارب خود را نگیرد

اور دوسری حدیث میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھیں کوتہ تک

کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا چھوڑو اور یہودیوں اور آتش پرستوں کی شکل نہ بناؤ اور فرمایا کہ

میری اُمت سے نہیں جس شخص نے اپنی مچھیں نہیں کٹوائیں اس حدیث سے

چار باتیں ثابت ہوئیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ مچھیں کوتہ تک کٹاؤ۔

۲۔ داڑھی کو لمبا چھوڑو۔

۳۔ مچھیں نہ کٹوانا اور داڑھی لمبی نہ چھوڑنا یہودیوں اور آتش پرستوں کی

سنت ہے۔

۴۔ جو شخص مچھیں نہیں کٹواتا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نہیں ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مچھیں کاٹنا داڑھی بڑھانا فطرت انسانی ہے

(۲۰) مِنْ لایحضرہ الفقیہ ۲۲ { وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَاللَّهُ أَنَا الْمُجَوِّسُ جُرُؤَ الْحَاظِمِ وَفَسْرُ الشَّوَارِبِ هُمْ وَإِنَّا لَنَحْنُ نَحْنُ
السُّوَارِبُ وَكَعْنَى اللَّحَاءِ وَهِيَ الْفِطْرَةُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھیں نے اپنی داڑھیں کو ضرور کٹا یا اور

مچھیں کو لمبا کیا اور ہم مچھیں کو ضرور کٹاتے ہیں اور داڑھیاں لمبی کرتے ہیں اور یہ

فطرت انسانی کے عین موافق ہے۔

کیدن بھٹی جعفری صاحب اب تو تمہاری سنن اربعہ کی معتبر کتاب حدیث نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

آتش پرست اپنی داڑھیاں کٹاتے ہیں اور مچھیں بڑھاتے ہیں اور فطرت انسانی یہ

ہے کہ داڑھی لمبی چھوڑی جائے اور مچھیں کو کٹا یا جائے۔

اب تمہاری حدیث کی کتاب سے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر نے سنا

ہی ہے اب تمہارے انصاف پر ہے بقول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آتش

پرستوں کی سنت پر عمل کر لو چاہے فطرت انسانی پر عمل کر کے انسانیت کو درست کر لو۔

فقیر تمہارے سامنے کئی حدیثیں تمہاری کتب احادیث سے مچھیں کٹانے اور داڑھی لمبی

کرنے کی اٹھارہ عشری ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کی ہیں۔

جعفری صاحب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ تم اپنے مذہب کی کتب حدیث سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح دیکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہر کہ مچھیں بڑھاؤ اور داڑھی منڈاؤ تو انشاء اللہ العزیز فقیر ایسے

شخص کو فی حدیث

وَسِ رُيَ الْعَامُ نَقْدَ

اداکر سے گاجتنی حدیثیں دکھاؤ اتنے دہاکے وصول کرو۔

دوسرا انعام :- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح ایسی دکھاؤ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں کی موصحیں لبوں سے آگے بڑھی ہوں جو تم نے مؤمنین کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شاہ پر سے ہیں تاکہ تمہاری تحریر کو ہر مؤمن دیکھ لے کہ یہ کس شاہ کے پسے ہیں یا یہ بھنگیوں اور چرسلیوں کی خود ساختہ بات ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھاؤ یا بارہ اماموں کی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے کسی ایک کی داڑھی منڈی ہوئی ہو یا خرچہ کٹ ہو تو انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا تیسرا انعام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا بارہ اماموں سے ایک ایسی حدیث دکھاؤ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے موصحیں لبوں سے لمبی بڑھائی ہوں اور داڑھی منڈائی ہو یا مٹت سے کم رکھی ہو تو ایسے شخص کو فقیر انشاء اللہ العزیز فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا چوتھا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بارہ اماموں کی شبیہ کو کیوں بدلتے ہو اور ان کے حکم کا کیوں انکار کرتے ہو میرے رب کریم نے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا شبیہ لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی موصحوں سے تیار فرمایا۔

مسلمانو! تم خداوند کریم کے تیار کردہ شبیہ کو توڑتے ہو اور اپنی خود ساختہ شبیہ کو

میں دہاکے کی خاطر نوازتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو۔

لمبی موصحوں کے کوثر امصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۲۱) مجمع المعارف ۳۳ | بحديث نبوی عمده عذاب قبر ازیں سے امر است مخرجین
شارب و بروایت فرمود کہ یا علی ہر کہ موائے لب را نگیرد
از مالیت و شفاعت مارا در نیابد و ہر کہ شارب گذارد
مطبع ایران

ہمیشہ در لعنت خدا و ملائکہ باشد و عاقل متحاب نیست و وقض روحش و شوار باشد
و عذاب قبرش شدید باشد و ہر موائے مار سے و عقرب بر او مسلط باشد تا قیامت
۱۲۲) ان از قبر برخیزد و بر پیشانی او نوشته اہل آتش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث
ہیں عذاب قبر تین کاموں سے ہے موصحیں نہ کٹانے سے اور ایک حدیث میں ہے
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کہ
۱) جو شخص لبوں کے بال نہیں کٹتا وہ میری امت سے نہیں۔

۲) جو لبوں کو نہیں کٹتا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔

۳) جو شخص موصحیں لمبی چھوڑتا ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں
رہتا ہے۔

۴) لمبی موصحوں والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

۵) لمبی موصحوں والے کی روح ننگی سے نکلے گی۔

۶) لمبی موصحوں والے کو عذاب قبر سخت ہوگا۔

۷) لمبی موصح کے ہر بال کے ساتھ ایک سانپ اور ایک کچھو قبر میں اس پر قیامت

ہم مستطیع ہوگا۔

(۸) جب قبر سے قیامت کو لمبی مرنچوں والا اٹھے گا تو اس کی پیشانی پر روزی لکھا ہوگا۔

وارثی کا بیان

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وارثی

(۲۲) حلیۃ المتقین ۱۶ { ودر بعض روایات مذکور است کہ حضرت رسول ﷺ نظر میکردند در آمینہ و موسیٰ سر مبارک و ریش را شانہ میکردند و ریش خود را بدست راست بگیرد و در آمینہ نظر کن۔ بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئینے کو ملاحظہ فرماتے سر مبارک اور وارثی مبارک کو کنگھی کرتے اور آئینے کو دیکھتے ہوتے اپنی وارثی مبارک کو دائیں دست سے پکڑتے۔

(۲۳) حلیۃ المتقین ۶۳ { ودر حدیث دیگر فرمود کہ ہر گاہ سر ریش را شانہ کنی بر سینہ خود دیکش کہ اندوہ و بیمار بہر امیر و اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تو وارثی کو کنگھی کرے اپنے سینے کی طرف کیخ اس لئے کہ غم اور بیماری کو دفع کرتی ہے۔

(۲۴) خصال لابن بابویہ ۱۲۹ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُحُ تَحْتَ لِحْيَتِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمِنْ قُوِّهَا سَبْعُ مَرَّاتٍ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم اپنی وارثی مبارک کو کنگھی کرتے اور سات مرتبہ اوپر کی طرف سے۔

وارثی کے فوائد حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی

(۲۵) حلیۃ المتقین ۶۳ { واز حضرت صادق منقولیت کہ ہر کہ ریش خود را ہفتاد و نوبت شانہ کند و شمار ویکے یکے شستن تا چہ روز نزدیک او نیاید۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی وارثی کو ستر دفعہ کنگھی کرتا ہے اور گفتا ہے اور ایک ایک کر کے شمار کرتا ہے چالیس روز شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(۲۶) حلیۃ المتقین ۶۰ { فصل پنجم در آداب ریش بلند کردن بدانکہ سنت است ریش را میانہ گفتن نہ بسیار بلند و نہ بسیار کوتاہ و زیادہ از قبضہ گذشتن مکروہ است۔

پانچویں فصل وارثی لمبی کرنے کے آداب میں سمجھ لے کہ سنت ہے وارثی لمبی رکھنی نہ بہت لمبی ہو اور نہ ہی بہت چھوٹی اور قبضے سے زیادہ رکھنی مکروہ ہے۔

بوقت شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وارثی

(۲۷) کتاب الامالی شیخ صدق ۹۶ { فَأَخَذَ الْحُسَيْنُ بِطَرَفِ لِحْيَتِهِ وَهُوَ

حضرت امیر جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اور وادھی مردوں کے لئے بنائی گئی ہے
وادھی کے ساتھ ہی منظر عام میں ظاہراً تفریق کی جاتی ہے اور وادھی کے ساتھ ہی آدمی
عورت سے معلوم کیا جاتا ہے۔

موتی خوار وادھی منڈانے والے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ

(۳۳) خصال لابن باجوبہ ۲۱۲ { اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى آدَمِيَّاتٍ بِرُحْمَتِ كِي جَوَ عَوْرَتِي كِي مَشَا
کرتے ہیں۔

(۳۴) کتاب العلل الشرائع ۱/۳۱ { قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ
الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ الرِّجَالِ =

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے شبیہ
لگتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی شبیہ بنتی ہیں۔

ذکر لباس

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی لباس مبارک کا ذکر

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی سرخ انور کی جھلک مختصر عرض کرنے کے بعد اب نورانی لباس کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو جو لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جس جس رنگ کا اور جس جس طریق سے استعمال فرمایا احادیث صحیحہ اور تائیدیں اسلامی سے عرض کرتا ہوں۔

قبل اس کے کہ فقیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر کرے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہے کہ عند اللہ لباس بہتر ہے یا عریانی۔

الاعراف ﴿۱﴾ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ لِيُخْرِجَكُم مِّنْ دَارِ عَدْنٍ ۚ سَوَّاهُكُمْ وَبَنِيَّ وَبَنَاتٍ لِّلثَّقَوٰى ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ مِّنْ ذَٰلِكَ مِمَّنْ آتَاكِ مِنَ آيَاتِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اے آدم علیہ السلام کی اولاد حضور ہم نے تم پر لباس اُتارا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے انسان کو لباس کی نعمت کا احسان جتایا اور حکم فرمایا کہ لباس پہنا لے بدن کے پردے کے لئے میں نے نازل فرمایا ہے تاکہ تم لباس سے اپنے بدن کو ڈھانپو اور باپردہ رہو خشک نہ رہو۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے انسان کو یلبغی آدھر کا خطاب فرمایا اِنَّمَا الْاِنْسَانُ لَغَافِلٌ فرمایا اس لئے کہ اس خطاب کے آگے پردے کا حکم ہے اور یلبغی آدھر میرا امر کی

پہلے ہے کہ جو باپردہ ہے وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں داخل ہے اور جو بے لباس شنگا ہے وہ سنی آدم میں داخل ہی نہیں ہے بلکہ حیوانات میں شامل ہے کیونکہ ان کی جبلت ہی بے پردہ ہے آدم کی جبلت ہی چونکہ باپردہ بالباس ہے حیوانات کی طرح اس کو برہنہ رہنے کا علم نہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے اس کی والدہ اس کے سر کو ڈھانپتی ہے بدن کو لٹا وغیرہ پہناتی ہے انسان کے پس و پیش کو لباس سے ملبوس کر کے باپردہ رکھتی ہے اللہ نے پیٹ میں رہا نوزاد کو نہ کریم نے باپردہ رکھا والدہ کے جسمی لباس سے عریاں نہیں رکھا تو والدہ نے باپردہ بالباس رکھا ثابت ہوا کہ انسان اپنی فطرت میں ہی باپردہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ آیت مذکورہ بالا میں انسان کو اپنے بدن کو ڈھانپنے کا ارشاد فرماتا ہے اور فرمایا کہ انسان کو بدن کو ڈھانپنے کے لیے لباس نازل فرمایا میرا انعام ہے جس انسان نے اپنے بدن کو باپردہ رکھا ایسے لباس میں ملبوس رکھا اس کو نبی آدم میں رب کریم نے داخل فرمایا اور اپنے انعام لباس سے سرفراز فرمایا اسی لئے ارشاد فرمایا یلبغی آدھر خذوا زینتکم لیسوا بآئینہ کرم کو عریانی پسند نہ ہوئی تو حیوانات کی جنس ہی کافی تھی اور جس حیوان کو برہنہ رکھا لیکن جو نبی رب کریم کے نزدیک چونکہ پردہ بہتر ہے اس لئے حیوانات کا بھی اتنا لحاظ ضرور رکھا کہ کسی حیوان کی شرمگاہ کو دم سے ڈھانپ دیا کسی کو اس کے جسمی لباس میں مستور فرمایا تاکہ حیوانات سے انسان کو عبرت حاصل ہو اور میرے انعام لباس سے ملبوس ہو کر اپنی انسانی فطرت کی یاد کو فراموش نہ کرے اور لباس میں ملبوس اور باپردہ رہے اور آگے لباس تقویٰ ذالک خیر فرمایا تاکہ انسان کی تار کو عروج پر کر دیا کہ نبی آدم اگر توستی بھی لیں جائے تو فرمایا ذالک خیر یتیرے لیے بہتر ہے کہ تو اپنے لباس میں ملبوس ہو اور توستی ہی بن جائے جو شخص برہنہ ہو وہ کبھی توستی نہیں بن سکتا ہاں جو مضبوط الحواس ہو اس کو

کوئی گرفت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ذمی شعور نہیں مکلف نہیں ہوتا یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ
برہنگی صحیح اعتدال انسانیت کے خلاف ہے اسی لئے قرآن کریم میں عریان رہنے کا حکم خداوندی
موجود نہیں بلکہ بالباس رہنے کا حکم خداوندی مجھے جیسا کہ آئینہ مذکورہ سے ثابت ہے پھر
جب انسان مرتا ہے تو بھی اس کو لباس میں ملوس کر کے ہی دفن کیا جاتا ہے اگر پڑا
لباس کچھ وقت نہیں کھٹے تو میت کو ملوس کر کے قبر میں بارپڑا داخل نہ کیا جاتا اس سے
ثابت ہوا کہ پڑا اور لباس نبی آدم کے لئے خداوند کریم کی طرف سے خصوصی انعام ہے
حیوان زندہ بھی عریان ہے تو مرنے کے بعد بھی کٹنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اس کو عریاں جنگل میں ڈال
دیا جاتا ہے اس کو درمے وغیرہ پھٹانے میں تو عربیانی خاصہ حیوانات ہے اور لباس انسانی
شان نبی آدم ہے اور انعام خداوندی ہے جو رہنے ہے وہ خداوند کریم کے انعام سے محروم ہے
اپنی فطرت کے بعد ہے اُولَئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ كَا حَالٍ ہے بلکہ خداوند کریم جس
پر ناراض ہو اس کو عریاں کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو
نوازا تو مقام جنت عطا فرمایا اور جنت کے لباس سے ملوس فرمایا اور حضرت اسم علیہ السلام
اور حوا علیہما السلام سے جب حکم الہی سے کوتاہی ہوئی تو دونوں کو جنت کے لباس سے عریاں
کر کے نکال دیا فرمایا طہ ۱۵ خَا كَلَّا مِّنْهَا فَبَدَّتْ لَهَا سَوَاتِئُهَا ۔
فَلَمَّا ذَاكَ الشَّجَرَةَ بَدَّتْ لَهَا سَوَاتِئُهَا ۔ جب دونوں نے منہ منہ

پڑے کو فدا چکھا تو دونوں کے بدنوں کو ننگا کر دیا اور فرمایا ۔ اِهْبِطُوا مِنْهَا
جنت سے اتر جاؤ رب کریم ﷺ بالقدایت قرآنیہ میں اپنے انعام لباس کو بیان فرماتے
ہوئے اَسْرَلْنَا عَلَيْنَكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَاتِئَكُمْ ۔ ارشاد فرمایا اور لباس
تفوی کے ساتھ ظاہری کے پڑے کی تباہی فرمائی اور سہارے آبا جی کے اِهْبِطُوا مِنْهَا

اور ان کی عریانی کا ذکر ساتھ ہی فرما دیا تاکہ لباس سے ملوس نہ رہنے اے عریاں
کامت ہو جائے کہ میری عریانی سزا خداوندی کی نشانی ہے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام
کے لئے تو جنت میں داخل نہ رہ سکے اور جس کا بدن دنیا میں ننگا ہو اس کو دنیاوی جنت
کی مسابہدیں داخلے کی بھی ضمانت ہوتی ہے یہ اس امر کی دلیل واضح ہے ۔ کہ جو بوجہ عریانی
جہاں جنت سے محروم ہے ۔ تو اس برہنگی حالت میں اس کا دماغ اور جنت میں کیسے ہو
گا ہے جب ابتدائیں برہنگوں کو جنت میں ایک آن قیام کی اجازت نہیں تو آخر میں رہنے
حالت میں انھیں کے امیدار میں تو یہ محال ہے اور ناممکن ہے اور خدائی قانون کے
حکامات ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بدنوں کو لباس سے مزین فرمائیں اور انسانیت
کے خلاف قدم نہ کھیں اور خدائی نعمت سے محروم نہ رہیں جس کو رب کریم نے اَسْرَلْنَا
لَكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَاتِئَكُمْ وِدُنْيَا سے نازا اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بارپڑا ہے اور بالباس ہے بے پردہ اور ننگے بدن تمام عمر نہیں ہے ۔ ات کو آپ آرام فرما
تو لباس پہنے ہی غیث فرماتے اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ حالت ملوس میں آدم فرماتا پسند آیا اسی
لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیا اِيْهَا الْمَرْحَلُ قَسَمُ الْاَلَيْكُ سے خطاب فرمایا کہ اے اپنے
بدن میں ملوس سونے مبارک خداوندی میں قیم فرمائیے میرا خداوند کریم جب بالباس
پہنے کو پسند فرماتا ہے تو وہ ننگے بیدار کو چھڑنا ہو کیسے پسند کرے گا ۔

(۱) فرشتہ لوری جب زمین پر نازل ہوتا تو بالباس عمامہ باندھے ہوئے نازل ہوتا تھا
اگر برہنگی اچھی ہوتی تو کبھی فرشتہ بھی برہنگہ بدن نازل ہوتا ۔

علی رضا مولوی صاحب اگر برہنگی خداوند کریم کو بھلی نہ معلوم ہوتی تو حج کے
حرم میں مسلمانوں کو ننگا نہ گھماتا ثابت ہوا کہ برہنگی خدا کو پسند ہے ۔

”مختصر“ سبحان اللہ تم نے استدلال بے محل پیش فرمایا ہے میرے خیال میں اگر یہ کہیں کہ بغیر ننگے ہونے کے گز نہیں دیکھو بل و برابر کے وقت انسان ننگا ہوتا ہے تو یہ تو استدلال قریب کا تھا لیکن تم نے ایک منفرہ مقام اور منفرہ وقت کا پروگرام پیش کر دیا تو تمہارے خلاف فقیر کا استدلال ہے کہ دربار خداوندی میں جس کو اپنے گناہ و ظلم کی معافی مطلوب ہو تو اس کے لئے رب کریم نے حج منفرہ فرمادیا ہے اور حج کا مقام بھی وہی منفرہ فرمایا جہاں ہمارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور وہ بھی وہی منفرہ فرمائے جن دنوں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور ہم مسلمانوں کو طریقہ بھی وہی سکھایا جس طریقہ کو حضرت آدم علیہ السلام نے استعمال فرمایا کہ توبہ کی اور حالت بھی ایسی ہی بنانے کا ڈھنگ سکھایا جیسے کہ حالت حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہما السلام کی تھی ہاں اتنا فرق ضرور رکھا کہ وہ بالکل عریانی حالت میں تھے مگر چند پتے پس پیش رکھتے تھے اور ہم مسلمانوں کو سکھایا کہ تم بھی اسی حالت میں بغیر سلی چادر کے اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اُسی مقام منفرہ پر اپنی دنوں پر انہی الفاظ میں لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک لبیک میرے دربار میں گڑا گڑا کر عاجزی سے پکارو اور اسی نقشے اور طریقے سے اس سے زیادہ گہنگاری کا اقرار کر کے پیش ہو جاؤ تو جیسا کہ تمہارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام اور تمہاری اماں جی حضرت حوا علیہما السلام کو معاف کر چکا ہوں تمہیں بھی معاف کروں گا اور واقعی تم بھی ان منفرہ ایام میں منفرہ ہفتہ قضا سیر سے یہ نیت سابقہ جرم کردہ کے ننگے بدن کر کے اپنے آپ کو دربار خداوندی میں مجرم ثابت کرنا ہوئے اپنے مثبتہ جرم کی معافی کے لئے حاضر ہو جاؤ ان دنوں ننگے ہونا اپنے آپ

محرم ثابت کرنا ہے اور اپنے سر کو عمامہ اور ٹوپی دونوں سے ڈھانپنا سنت مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے کبھی تنگ سر نہیں کھا
صرف عمامہ یا صرف ٹوپی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں فرمائی تمام عمر دونوں
کو اکٹھا استعمال فرمایا۔

ذکر امامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علمائے کرام کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ
 لَا تَكُنْ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبَسُوا الْعَمَائِرَ عَلَى
 كَنْزِ الْعَالِ ۱۹ { التَّقْوَىٰ (الدِّينِ) يَلْبَسُ عَنْ رِكَائِهِ رِكَائِي وَابْتِ
 ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت فطرۃ اسلامی پر قائم رہے گی جب
 تک کہ وہ ٹوپریں پر عمامیں باندھیں گے۔

علاء الدین محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام پر لازم ہے،

كثرة العمال ١٨ { عَلَيْكُمْ بِالْعَنَاءِ فِيهَا سَيِّئَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَارْجُوا لَهَا خَلْفَ ظُهُورِكُمْ (هـ ب عن عبادة)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر گڑھی لازمی ہے اس لئے کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور گڑھی کا شعلہ اپنی آبیخروں کے پچھے اٹکاؤ۔

جب عقل و نقل ثابت ہو کر لباس اور پردہ انسان کے لئے فطرۃ و شرعاً

بہتر اور موزوں ہے۔ تو اب یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ لباس کیسے پہنا جائے اور کہاں تک اور اس کی حد کیا ہے اور کیا کیا پہنا جائے ان تمام کا مختصر علیحدہ علیحدہ ذکر کرتا ہوں۔

عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث حضرت کاظم علیہ السلام کا خدائی فیصلہ پگڑی متعلق

فروع کافی ۲/۳۹ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابی ہامر عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل
مُسَوِّمِینَ قَالَ الْعِمَامُ اَعْتَمَرَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَاعْتَمَرَ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مُسَوِّمِینَ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ -

حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان مسوِّمِینَ کے مطلب کے متعلق اپنے فرمایا عمامے مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی تو اس کے دونوں طرفوں کو اپنے پیچھے لٹکایا اور جبرئیل علیہ السلام نے عمامہ باندھا تو اس کو اپنے آگے بھی لٹکایا اور پیچھے بھی۔

حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبرئیل علیہ السلام کا سفید ثوری عمامہ

فروع کافی ۲/۳۹ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابی جیسہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

۵۸ کان علی الملائکۃ العظامۃ البیضۃ المرسلة فی مہربانہ
حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن ملائکہ سفید عمامہ باندھے بھیجے گئے تھے۔

عمامہ کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ

فروع کافی ۲/۳۹ { عدۃ من اصحابنا عن احمد بن ابی عبد اللہ بن الحسین بن علی بن العقیلی عن علی بن ابی علی اللہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال عَمَرَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا
بِیَدِهِ فَسَدَّ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَقَصَّرَهَا مِنْ خَلْفِهِ قَدَرًا رُبْعِ
اصَابِعٍ ثُمَّ قَالَ اذْیَرُهَا ذِیْرًا ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ هَذَا
مِجَانُ الْمَلَائِكَةِ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دست پاک سے عمامہ باندھا تو اس کو آپ نے آگے لٹکایا اور چار انگلی کی مقدار پیچھے بھی لٹکایا پھر فرمایا پیچھے اور علی المرتضیٰ نے پیچھے بٹھایا پھر فرمایا آگے کر پھیر اپنے آگے کر لیا پھر فرمایا کہ ملائکہ کا دھیرہ ہے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور کفار مکہ سر سے برہنہ تھے

ابن هشام ۹۵

تاریخ الطبری ۱۱۱

قَالَ وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ شَرَابٍ فَأَيَّدَ بِهِ ثُمَّ قَالَ دَنُّوا
أَقُولُ ذَاكَ أَنْتَ أَحَدُهُمْ وَأَخَذَ اللَّهُ أَعْلَى
عَلَى الْبَصَارِ هِمَّ عَشَةٍ فَلَا يَرُونَهُ فَجَعَلَ يَنْفُثُ ذَاكَ الْقُرَابَ عَلَى
الرُّسُلِ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَتَلَوُّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ الْيُسُورِ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ
إِلَى قَوْلِهِ فَأَشْنَأْتُمْ لَهُمْ لَأَيُّهُمْ يُبْهَرُونَ حَتَّى فَرَّخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ
وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ شَرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى حَيْثُ أَرَادَ أَنْ يَذْهَبَ
فَأَتَتْ هَجْرَاتٌ مِّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْظُرُونَ هَهُنَا؟ قَالُوا
مُحَمَّدٌ أَقَالَ خَيْبَكُمْ اللَّهُ قَدْ وَاللَّهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ
مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا إِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ شَرَابًا وَالْطَّلَقُ
لِحَاجَتِهِ إِنَّمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ؟ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدَهُ
عَلَى رَأْسِهِ فَيَذِي أَعْلَيْهِ شَرَابًا -

محمد بن اسحق نے کہا کہ کفار پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹی
مٹی کی لی پھر آپ نے فرمایا ہاں میں کہتا ہوں یہ کہ تو ان سے ایک سے، اللہ تعالیٰ نے
ان کی آنکھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھ کر دیں وہ آپ کو دیکھ نہ سکے مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مٹی کی ایک مٹی تمام کے سروں پر ڈال دی اس وقت آپ نے
ان پریم کی یہ آیتیں یسین والقرآن الحکیمہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ فَاعْتَبِرْهُمْ
فَمَا لَا يَنْبَغُ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ آبِ يَأْتِيهِمْ بِظُفْرٍ كَرِيسٍ مَّوَدَّعٍ تَرَانِ كَفَا
کولی باقی نہ رہا جس کے سر پر مٹی نہ پڑی ہر پھر جہاں آپ کا اسودہ ہوا تشریف لے گئے
ان کفار کے پاس ایک اسودہ آدمی آیا جو ان کا ساتھی نہ تھا اس نے کہا یہاں کس کا انتظار
تھے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہا تمہیں اللہ ذیل کے
صلی اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لے چکے کسی ایک کو بھی اپنے نہیں چھوڑا جس کے سر پر
مٹی نہ ڈالی جو اور اپنے کام کو تشریف لے گئے تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہوا ہے
محمد بن اسحق نے کہا کہ ہر آدمی نے ان سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو سر مٹی سے لبریز تھا۔

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ
جُلُوسٌ عَلَى الْبَابِ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنَ الْبُخْبَاءِ فَجَعَلَ
يَذُرُّهَا عَلَى رُءُوسِهِمْ وَيَتَلَوُّ الْيُسُورَ وَالْقُرْآنَ
الْحَكِيمَ حَتَّى بَلَغَ سَوَاعِثَ عَلَيْهِمْ أَنْشَدَهُمْ أَهْلُكُمْ تَنْزِيلَ هَمْلًا
وَمُثَوْنًا وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ لَهُمْ
مَا تَنْظُرُونَ؟ قَالُوا مُحَمَّدًا قَالَ خَبَرْتُمْ وَخَسِرْتُمْ قَدْ وَاللَّهِ مَرَّ بِكُمْ
أَخَذَ عَلَى رُءُوسِكُمُ الْقُرَابَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَبْهَرَنَا وَفَمَا مَوْثِقُنَا
الْقُرَابَ عَلَى رُءُوسِهِمْ وَهُمْ أَبْوَ جَهْلٍ وَالْحَكَمُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ
وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعْيطٍ وَالتَّصْرُ بْنُ الْحَارِثِ وَامِيَّةُ بْنُ خُلْفٍ وَابْنُ
الْعِطَّةِ وَنُعْمَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَطُعَيْةُ بْنُ عَدِيٍّ وَالْبُلْهَبِ

وَأَبِیُّ بَنُ خَلِیفَ وَبَنِیْہِ وَعَبَّیَّةُ ابْنُ الْحِجَّاجِ -

تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قاتلین کفار پر تشریف لائے اور وہ قاتلین کفار آپ کے روزے پر ہریت قتل بیٹھے تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھے سے مٹی کی ایک مٹھی لی پھر ان کے سروں پر ڈال دی اور یسین والقرآن الحکیمہ کو لایو مٹوں تک پڑھا اور تشریف لے گئے تو کسی کہنے والے نے ان کو کہا کہ کس کی انتظار کرتے ہو انہوں نے جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے کہا تم ذیل جوئے اور تمہیں خسارہ ہوا خدا کی قسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا ہے پاس تشریف لے گئے اور تنہا سے سروں پر مٹی ڈال دی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے ان کو نہیں دیکھا اور وہ کھڑے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے تھے اور وہ ہریت قتل کھڑے ہوئے اے ابو جہل اور حکم بن ابی العاص اور عقبہ بن ابی معیط اور ذکوان بن حارث اور امید بن خلف اور ابن غبطہ اور زمعہ بن الاسود اور طعیشہ بن عدی اور ابولہب اور ابی بن خلف اور اس کے بیٹے اور مدینہ بن حجاج تھے۔

تاریخ کامل ۲۹
وَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ أَحَقَنَةً مِنْ شَرَابٍ فَجَعَلَهَا عَلَى رُءُوسِهِمْ وَهُمْ يَتْلَوْنَ هَذِهِ الْآيَاتِ مِنْ يَسِينَ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِلَى قَوْلِهِ فَمَا يُبْصِرُونَ لَا يُبْصِرُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرَوْهُ فَاتَّاهُمُ رَاتٍ فَقَالَ مَا تَنْظُرُونَ؟ فَأَقْبَلُوا مُحْسِدًا فَقَالَ خَيْبَكُمْ اللَّهُ خَرَجَ عَلَيْكُمْ وَلَكُمْ سِيرَتُ أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا جَعَلَ عَلَى رَأْسِهِ الشَّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَرَزُّ الشَّرَابِ -

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی تو ان کے سروں پر ڈال دی اور قرآن کریم کی ان آیتوں کی تلاوت فرماتے تھے یسین والقرآن الحکیمہ فَمَا يُبْصِرُونَ تک تک کفار نے آپ کو نہ دیکھا تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کس کی انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ذیل کیا خدا کی قسم تم پر آپ تشریف لائے تم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرے تو سروں پر مٹی دیکھی۔

سورۃ علی ۱
فَعَبَّيْدُ خُرُوجِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْشُرُ الشَّرَابَ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ رَجُلٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ شَرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى حَيْثُ ارْتَادَ فَاتَّاهُمُ رَاتٍ فَقَالَ خَطْرُونَ هَهُنَا فَأَقْبَلُوا مُحْسِدًا فَقَالَ فَرَضَ خَيْبَكُمْ اللَّهُ وَاللَّهِ عَلَيْهِمْ عَيْنُ اللَّهِ ثُمَّ مَا شَرَكُ مِنْكُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ الشَّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ أَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِيَكُمْ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَادَّاعِيَهُ شَرَابٌ -

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے وقت کفار کے سر پر مٹی ڈالی ان سے ایک کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ پھیرا آپ جہاں ارادہ تھا تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا یہاں کس کی انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے کہا تمہیں اللہ نے ذیل کیا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف لائے پھر آپ نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو

اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے کیا تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہے تو ہر شخص نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر مٹی پڑی تھی۔

شیعہ کتب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائلین کفار مکہ کے

ننگے سروں پر مٹی ڈالی

ابن شہر آشوب ۱۹۹ { وَكَفَّتْ بَيْدَهُ قَبْضَةً تَرَابٍ فَسَرَى بِهَا أَرْفَافُ رُؤُسِهِمْ وَمَضَى }

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں مٹی کی مٹھی تھی تو آپ نے ان کے سروں پر مٹی ڈالی اور خود تشریف لے گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک

طبقات ابن سعد ۱۴۵۸ { أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكَلَابِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسُخِ }

بدیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین کلائی تک تھی۔

شمالی ترمذی ۵ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَاجِّ شَامِعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَدِيلٍ الْعَقِيلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَرْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ سُرَيْدٍ قَالَتْ كَرَّمَ قَمِيضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم إِلَى الرَّسُخِ -

اسمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین کلائی تک تھی۔

شمالی ترمذی ۵ { حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيدٍ الْوَازِي أَنْبَاَنَا الْعُضْلُ بْنُ مَوْسَى وَابُو مُنْبِلَةَ وَزَيْدُ بْنُ حِيَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ النَّسَائِبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيضُ -

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب کپڑا قمیض تھا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہمت مبارک

طبقات ابن سعد ۱۴۵۹ { أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَحْجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي زُرَّ عُنْتِ سُرَّتِهِ وَتَبْدُو أَسْرَتُهُ وَرَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَأْتِي زُرَّ فَوْقَ سُرَّتِهِ -

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے اور اپنی ناف کو اوپر اٹھاتے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے۔

ازار کا شرعی حکم

شخص سے نیچے ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں

ابوداؤد ۲۱۰ { حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل نا ابان نا یحییٰ عن ابی جعفر عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُصَلِّي مُسْبِلًا اِذَا سَأَلَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَاذْهَبْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ اَمْرُتُهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ قَالَ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ اِنْ سَأَلَ وَاِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی شخص سے نیچے ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا تو اسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پھر وضو کر لو وہ شخص گیا اس نے دوبارہ وضو کیا پھر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جا پھر وضو کر اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے کہ حضور نے مجھے وضو کا حکم دیا تو فرمایا پھر حضور خاموش ہو گئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے اپنے ازار لٹکانے سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار لٹکا کر نماز کرنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ { حدیثنا خالد بن خداش اخبرنا عبد اللہ بن دھب عن ابی لہیعۃ عن یزید بن ابی جیب اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْمِي الْاِذَا رَأَى سِدَّ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ قَدَرِهِ -

یزید بن ابی جیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت کے سامنے سے لٹکانے اور پچھلی طرف سے اونچا رکھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ { اخبرنا افس بن عیاض ابو ضمرہ اللیثی عن محمد بن ابی یحییٰ مولی الاسلمی عن عکرمۃ مولی ابن عباس قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا اَتَزَوَّجَ فِي مَقْعَدٍ مِرَاسًا رَاحَةً حَتَّى تَقَعَ حَارِشَتُنَا عَلَى ظَهْرِهِ فَقَدْ مَيَّهَ وَيَرْفَعُ الْاِذَا رَأَى سِدَّ يَدَيْهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ لِمَ تَرْتَفِعُ هَكَذَا؟ قَالَ مَا اَبَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَنِي هَذِهِ الْاَسْرَافَةُ -

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا جب تہمت ہاتھ تہمت کے اگلے حصے کو اتنا لٹکانے کہ اس کا حاشیہ آپ کے دولہ قدموں کی پٹی پر پڑتا اور باقی تہمت اونچا رکھتے عکرمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا آپ ایسے نہیں کیوں باندھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تہمت ایسے ہی باندھتے دیکھا۔

اب یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مسلمان کو لباس کس رنگ کا پہننا چاہیے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ کے لباس کو پسند فرمایا ہے۔

زندہ اور مردہ مسلمانوں کا لباس سفید ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ { اخبرنا عاصم بن الفضل اخبرنا حماد بن زید و اخبرنا اسحق بن عیسیٰ

اخبرنا حماد بن سلمة جميعا عن ايوب بن ابي اسحق تيا في عن ابي قلابه عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم يا بنيي ان لبسوا من الثياب فيلبسوها احياءكم وكفنتوا فيها موتاكم۔

سمرة بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سفید کپڑے لازمی ہے تمہارے زندہ سفید کپڑے ہی پہنیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ { اخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا المسعودي

عن الحکم وجیب بن ابی ثابت وحدثنا سفيان الثوري عن جبيب بن ابی ثابت عن ميمون بن ابی شبيب عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البسوا ثياب البين فانيها اهلها واطيب وكفنتوا فيها موتاكم۔

سمرة بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہننا بہت پسند ہے اور سفید کپڑا بہت اچھا ہے اور پسندیدہ ہے اور اسی سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

ابن ماجہ { حدثنا محمد بن الصباح (بنا عبد الله بن رجاء الهك عن ابن خيثم عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيئ ثيابكم البياض فالبسوها وكفنتوا فيها موتاكم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کپڑوں سے بہتر کپڑا سفید ہے سفید کپڑے پہنو اور اپنے مردوں کو کفن دو۔

ابن ماجہ { حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان عن جبيب بن ابی ثابت عن ميمون بن ابی شبيب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا ثياب البياض فانيها اهلها واطيب۔

سمرة بن جندب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہننا بہت پسند ہے اور بہت صاف ہوتے ہیں۔

ناسی شریف ۲ { اخبرنا عمر بن علي قال ثنا يحيى بن سعيد قال سمعت سعيد بن ابی عمرو يحد عن ايوب

الفلاني عن ابی المهلب عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

قَالَ النَّبِيُّ مِنْ ثِيَابِكُمْ اَلْبَيَاضُ فَانْتَهَى اَطْعَمُوْكُمْ وَكَفَّنُوْكُمْ فِيْهَا
مَوْتًا كُمْ۔

سمرقہ بن جندب سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفید
کپڑے پہن کر سفید کپڑے بہت اظہار اور اطیب میں اور میت کو کفن بھی سفید دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵ { اخبرنا الفضل بن دكين و يحيى بن عبالا
اخبرنا المسعودي عن عبد الله بن عثمان بن

خشيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اَلْبَيَاضُ اَلْثِيَابُ اَلْبَيْضُ وَكَفَّنُوْكُمْ فِيْهَا مَوْتًا كُمْ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سفید کپڑے پہن کر اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵ { اخبرنا الفضل بن دكين حدثنا ابو بكر الهذلي
عن ابي قلابة قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم اِنَّ مَنْ أَحَبَّ ثِيَابَكُمْ إِلَى اللَّهِ اَلْبَيَاضُ فَصَلُّوا
فِيْهَا وَكَفَّنُوْكُمْ فِيْهَا مَوْتًا كُمْ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے

مردوں کو کفن دو۔

ترمذی شریف ۲/۱۰۴ { حدثنا محمد بن بشارة عبد الرحمن بن مهدي نا
سفيان عن جبيب بن ابي ثابت عن عيسى بن ابي

عن مسرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اَلْبَيَاضُ فَانْتَهَى اَطْعَمُوْكُمْ وَكَفَّنُوْكُمْ فِيْهَا مَوْتًا كُمْ۔

هذا احد يث حسن صحيح۔

سمرقہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہن کر اس لئے کہ وہ بہت پاک اور بہت اچھا ہے اور اسی
میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

۲ { حدثنا احمد بن يونس نا زهير نا عبد الله بن عثمان
البدائي و ۲۰ { بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اَلْبَيَاضُ اَلْثِيَابُ اَلْبَيْضُ وَكَفَّنُوْكُمْ فِيْهَا مَوْتًا كُمْ
اَلْأَمْسَدُ يَكْفَنُ اَلْبَصَرُ وَنَيْتُ الشَّعْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہن کر اس لئے کہ وہ تمہارا بہتر لباس ہے اور اسی میں اپنے

مردوں کو کفن دو اور بے شک تمہارے لئے بہتر سمرے کا سرمہ سیاہ ہے آنکھ کو روکشن
کوتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

ان تمام احادیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پسند
ہے اور یہی نوری لباس ہے تو جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول لباس

پسندیدہ ہے گا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔

ریشمی لباس کی ممانعت

کنز العمال ۸/۳۱ { حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ وَاللَّهْبَ عَلَى ذُكُورٍ أَهْلِي }
 وَأَحَدًا لَنَا فِيهِمْ -

مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی لباس اور سونا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اور عورتوں کے لئے حلال فرمایا۔

کنز العمال ۸/۳۱ { حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ وَاللَّهْبَ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورٍ أَهْلِي وَحَلَّ }
 لَنَا فِيهِمْ - (ق عن عقبہ بن عمرو عن ابی موسیٰ)

مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی اور سونا میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔

کنز العمال ۸/۳۱ { مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا }
 وَلَا ذَهَبًا رَحِمَ مَبْنِي عَنْ (ابی امامہ)

مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔

مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی چادر

ابوداؤد ۳۰۷۷ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَحْبِيلُ اللّٰهُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي دَاوُدَ }
 أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْهُ مُبْرَدَ بْنَ أَخْضَرٍ -

اور مثنیٰ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھی نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۳ { أَخْبَرَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَعْيَنَ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ

أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَوِّتُ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا

أَبْلَى نَعْمَ فَرَمَا کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سبز چادر اوڑھ کر گھر

سُرخ رنگ کی چادریں

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۱ { أَخْبَرَنَا الْقُضَيْبِيُّ بْنُ دَكِينٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ }
 عَنْ اشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ كِنَانَةَ

الْحِمْيَرِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْمَرَانِ -

اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے کنانہ کے ایک شیخ سے سنا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۰ { أَخْبَرَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَبِيٍّ

أَحْسَنَ فِي حَلَّتِهِ حُمْرًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ وسلم

جس میں شہرت ہو۔

كنز العمال ١٣٠ { أَيَّاكُمْ وَالْحَسَنَةُ فَمَنْهَا أَحَبُّ إِلَيْنَا إِنَّ

دعوت عن عمران بن حصین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سرخی سے بچو اس لئے کہ سرخی شیطان کے لئے محبوب ترین چیز ہے

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { انبؤنا الفضل بن دكين اخبرنا هشام بن سعد عن يحيى بن عبد الله بن مالك

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَيِّعُ شِيَابَهُ
يَا زَعْفَرَانُ قُبِيصَاءُ وَرَيْدُ الْكَلْبِ وَعَمَامَتُهُ -

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات کے ساتھ اپنے کپڑے رنگتے اپنی قمیض اور چادر اور عمامہ کو۔

طبقات ابن سعد ١/ ٣٥٢ { أخبرنا مصعب بن عبد الله بن مصعب
الزبيري قال سمعت ابي يخر عن

اسماعيل عن عبد الله بن جعفر عن ابيه قال رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءً وَكَأَنَّهُ مَصْبُوعَيْنِ بِالْعَبِيرِ قَالَ مَصْعَبٌ
وَالْعَبِيرُ مِنْ نَاكِزِ الْعُضْرَانِ .

عبداللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی چادر اور عمامہ دونوں زعفران لے کر رنگے ہوئے تھے۔

طبقات ابن سعد ۱۴۸ | اخیدرناخلاد بن یحییٰ اخیدرنا عاصم بن

محمد بن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبع شاکہ کلّھا بالزّعفران حتّٰی العمامۃ .

نزدیک اسلم سے روایت اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام
 سے زعفران سے رنگنے جتنی کہ عمامہ بھی ۔

طبقات ابن سعد $\frac{1}{452}$ { أخبرنا مؤمل بن اسماعيل أخبرنا
عمر بن محمد عن أسد بن إدريس

ابن عمر امارا قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يَصْفَرُ
بِأَنَّهُ -

عمر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے یا نہیں فرمانے نفع کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ضرور نکلتے۔

یہ جتنی روایتیں زورنگ کے لباس کی بیان کی گئیں ان سے ایک وایت منسل
ہے جس سے منقطع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسل حدیثیں زورنگ سے جماعت

لی عرض کرتا ہوں زرد رنگ کے لباس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت عزت تھی۔

روزِ نگ کے لباس میں مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت

كثير العمال ٨/٩ { إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكَافِرِ فَلَا تَلْبَسْهَا بَعْنِي الْمُعْصِفُ (حم من عن ابن عمرو)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: زور و رنگ کے کپڑے کفار

کے ہوتے ہیں۔ ان کو تم نہ پہنہو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ { عن محمد بن ابی اہیثم ان خالد بن معدان اخبرہ ان جبیر بن نفیر اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر و اخبرہ انہ رآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ ثوبان معصفران فقال ہذہ ثیاب الکفار فلا تلبسہا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ بن عمرو زور رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کا لباس ہے ان کو مت پہنہو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ { اخبرنی حاجب بن سلیمان عن ابن ابی رواد قال ثنا ابن جریر عن ابن طاہر عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر و انہ اثنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ ثوبان معصفران فعصیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال اذہب فاطرحہما عنک قال ین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الناس۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو زور کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا جان دو زور کو پھینک دے عرض کی کہ حضور کہاں پھینکوں فرمایا آگ میں۔

شیعہ احادیث سے لباس نبوت و امامت

سفید لباس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا لباس ہے

۱) فروغ کافی ۲/۳۲ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن القلاح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیسوا البیاض فانہ اطیب و اظہر و کفتموا فیہ موتاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہننا اس لئے کہ وہ بہت اچھا اور بہت پاک ہے۔ اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

۲) فروغ کافی ۲/۳۲ { الحسین بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علی عن منشی الخطاط عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیسوا البیاض فانہ اطیب و اظہر و کفتموا فیہ موتاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سفید کپڑے پہننا اس لئے کہ وہ بہت اچھے اور بہت پاک ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

۳) حلیۃ المتقین ۵ { بہترین رنگھائے درجامہ سفید است و بعد از ان زرد

پھر میرے دشمنوں سے ہو جاؤ گے چنانچہ یہ سب میرے دشمن ہیں امام رضا
علیہ السلام مصنف عبیدن الانجب فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

ترجمہ: ابوالاعلیٰ محمد تقی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا
دشمن کا لباس سیاہ کے متعلق

۱۔ عن ابیہ عن امیر المؤمنین منقول است کہ پیشید جامہ
سیاہ کہ آن پر شش مزعون است۔

۲۔ عن ابیہ عن امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ
امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو کیونکہ وہ لباس
دشمنوں کا ہے۔

۳۔ کتاب العلل والشرائع ۱۲۲ { بن عیسیٰ الیقطنی عن القاسم بن
عن جلالہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام قال حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ عن امیر المؤمنین
علیہ السلام قال فیہما علیمہ اصحابہ لا تلبسوا سکواد
لباس سیاہ نہ پہنو۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو آپ کے اصحاب کو بتایا

بعد ازاں سبز و بعد ازاں سرخ نیم رنگ و کبود و عدسی و در چند حدیث معتبرہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقول است کہ پیشید جامہ سفید کہ ان نیکو
تہذیب پاکیزہ ترین رنگھا است۔

کپڑے میں رنگوں سے بہترین رنگ سفید ہے اور اس کے بعد زرد رنگ اور
اس کے بعد سبز اور اس کے بعد نیم سرخ اور کبودی رنگ اور مسوری۔

اور کئی معتبر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقول ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیونکہ بہت اچھا ہے اور رنگوں سے بہت پاک رنگ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

۴۔ عیون الاخبار { از علی بن ابی طالب روایت کردہ است کہ آنجناب فرما
رسول خدا فرمود نہ پوشید لباس دشمنان مرا و نہ زید
موقف { طحا مہار نے دشمنان مرا و نہ زید در راہ ہائے دشمنی میں
لامام رضا علیہ السلام ۳ { پس از دشمنان میں شوید چنانکہ ایشان دشمنان میں ہستند
مصنف گوید لباس دشمنان لباس سیاہ است۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دشمنوں کا
لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ اور میرے دشمنوں کے رشتوں پر

گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنوں اس لئے کہ پر فرعون کا لباس ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵ { وَقَالَ امیر المؤمنین علیہ السلام فیما علم بہ لا یصحّ لَاتَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ -

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو آپ کے احباب کو بتایا گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنوں اس لئے کہ وہ فرعون کا لباس ہے۔

(۸) تحفۃ العوام ۲۹۱ { وارو ہے کہ راوی نے پوچھا کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں فرمایا کہ وہ لباس ہے اہل جہنم کا دوسری حدیث میں ہے فرمایا نہ پہنوں وہ جامہ فرعون کا ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے لیکن تین چیز عمامہ و موزہ و عبا جائز ہے۔

احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں

(۹) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۸۱ { روى الحسين بن المختار قال قلت لابی عبد الله علیہ السلام یحییٰ الرجل فی الثوب الاسود قال لا یحرم فی الثوب الاسود ولا یتکفن فیہ المیت -

حسین بن مختار نے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ کیا آدمی سیاہ کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے فرمایا کہ سیاہ کپڑے میں احرام نہیں باندھا جاسکتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جاسکتا ہے۔

سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب

(۱۰) کتاب العزل و الشرائع ۱۲۲ { ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا محمد بن یحییٰ العطار عن محمد بن احمد عن

سہل زیاد عن محمد بن سلیمان عن رجل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ اھل فی قلدسود السواد قال لا تصل فیہا فانھا لیس اھل اھل الناس -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں حضور سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھوں؟ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں نماز پڑھ اس لئے کہ سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے۔

(۱۱) عللہ المتقین ۶ { پر سید کہ در کلاہ سیاہ نماز بکنم فرمود کہ در آن نماز مکن کہ لباس اہل جہنم است۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ حضور سیاہ ٹوپی سے نماز ادا کر لوں حضرت نے فرمایا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز نہ پڑھنا کیونکہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(۱۲) کتاب العزل و الشرائع ۱۲۳ { حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا محمد بن الصفار عن العباس بن سہب عن الحسن بن یزید النوفلی عن المسکوفی عن ابی عبد اللہ

وہ غم والہ ہے۔

۱۱۱ من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵ { وَسَلِّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقُلُوبِ }
استوداع فقال لا تصل فیہا لانہا لباس اہل الناس۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز ہے یا نہ تو اپنے فرمایا سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ روز خیروں کا لباس ہے۔

شیعہ کتب قیامت کے دن سیاہ جھنڈے والوں کا حال

۳۱۵ جات القلوب { علم دیگر نبرد میں آید از رایت اولین سیاہ تر و تیرہ تر و شش
اول جواب گوید مرا پس گویم کہ من دو چیز بزرگ در میان
شما لستیم چہ کردید با انها گویند کہ کتاب خدا را مخالفت کردیم و عزت زاری کردیم
و ایشان را کشتیم مانند و پرانگندہ کردیم پس گویم کہ دور شدید از من پس برگردند از عرض
کہ اب تشرور و دھلے سیاہ پس علم دیگر نبرد میں آید کہ نور اذان تا بد پس من با ایشان
و اینیند شما گویند ما یم اہل کلمہ توحید و پرہیز گاری و ما یم امت محمد و ما یم لقیہ الہ حق
کمال کتاب حق تعالیٰ شدیم و حلال انرا حلال و حرام انرا حرام دانستیم و دوست داشتیم
است محمد را ایشان را یاری کردیم بر ہر امر سے کہ خود را یاری میکردیم و در خدمت ایشان
کمال کردیم و باہر کہ دشمنی با ایشان میکردم تا کہ کردیم پس من با ایشان گویم کہ بشارت با شما
و علم پذیر شما محمد و در دنیا چنان بودید کہ گفتید پس آیت ہم ایشان را از عرض کوثر
و آیات از نزد عرض کوثر برگردند جبریل مرا خبر داد کہ امت من فرزند من حسین اشہد خدا

عليه السلام قال أوصي الله عز وجل إلى بني من أنبياءه قد التزموا من
لا تلبسوا لباس أعداي -

امام جعفر صادق نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں سے ایک نبی کی طرف وحی
کی مومنین کو کہہ دو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں۔

۱۳۳ حلیۃ المتقین ۵ { و پرستیدن عمامہ سیاہ کراہیت شدیدہ وار و در ہر
حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ و عبا ہم سیاہ

نباشد بہتر است۔

اور سیاہ کپڑے کا پہننا سخت کراہیت رکھتا ہے تمام حالت میں مگر عمامہ اور
جبہ اور موزہ اور اگر عمامہ اور جبہ بھی سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

۱۳۴ حلیۃ المتقین ۹ { و در حدیث دیگر وارد شدہ است کہ پوشیدن نعل سیاہ موجب
خیل و تکبر و ہر کہ پوشد در روز قیامت با جب ران
محسور شود۔

اور دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ سیاہ جوتے کا پہننا تکبر کا واجب کرنے والا
ہے۔ اور جو شخص سیاہ جوتے پہنے گا۔ قیامت کے دن مشکبوں کے ساتھ اٹھایا جائیگا
۱۵۱ حلیۃ المتقین ۹ { و ہر کہ نعل سیاہ پوشد پیچک آبیاد۔ اور جو شخص سیاہ
جوتے پہنتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

۱۶۱ تحفۃ العوام ۲ { حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کفش (جوتے) سیاہ
پہنے تو قیامت کے دن ساتھ جابروں کے محسور ہوگا
دوسری حدیث میں مذکور ہے ضعف چشم پیدا کرنا ہے و ذکر کو سست کرنا ہے اور

کر و در کربلا لعنت خدا بر کسے باد کہ اور ایک شہید یا اور ایاری کنند تا روز قیامت پس حضرت
از منبر فرود آمد۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا۔ پہلے جھنڈے
سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا۔ اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دینگے پھر میں کہوں
گا کہ میں تم میں چیزیں بزرگ چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب
کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عزت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور
برباد کیا میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ و وحش کوثر سے پیالے چلے جائیں گے
دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا اس سے نور چمکے گا پھر میں جھنڈے والوں کو کہوں گا کہ
تم کون ہو کہیں گے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اور ہم امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم میں اور سخی والوں کا بقیہ میں خداوند کی کتاب کے حامل ہیں اللہ تعالیٰ کے حلال اور
حلال اور حرام کو حرام سمجھتے رہے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے محبت کرتے
رہے ہیں اور جس کام میں اپنی امداد کرتے تھے انہی کاموں میں ان کی طرت سے ہم ان کے
دشمنوں سے جنگ کرتے رہے پھر میں ان کو کہوں گا کہ تمہیں مبارک ہو کہ میں تمہارا پیغمبر
محمّد ہوں اور واقعی دنیا میں تم ایسے ہی تھے جو تم کہہ رہے ہو تم میں وحش کوثر سے ان کو
پانی و دل گا۔ اور میرے پاس وحش کوثر سے سیر ہو کر جائیں گے اور جبریل نے مجھے خبر
دی کہ میری امت میرے لئے حسین کو کربلا میں شہید کریں گے جس کے قاتل کو خداوند کرم
لعنت کرے اور جس نے ان کی مدد کی قیامت تک ان پر لعنت ہو پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔

مذکورہ بالا احادیث ائمہ علیہم السلام سے جب ثابت ہو گیا کہ سیاہ لباس سیاہ ٹوپی

یوں کہ لباس سے تو اب تم خود سوچو کہ قلیوں میں اگر کوئی شخص بھرتی ہو جائے تو
اس کو قلیوں والا لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر کشن ماسٹر کو امتیازی لباس پہننا پڑتا ہے
اور اگر پولیس میں بھرتی ہو جائے تو اس کو پولیس کا مخصوص لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر
ان میں سے کسی میں بھرتی ہو جائے تو اس کو فوجی لباس پہننا پڑتا ہے ایسے ہی اگر جنتی ہو تو اس
کو جنت والا نوری سفید لباس سے طہوس کیا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو بقول اللہ
عز و جل جہنم اسلم تم خود سوچو کہ اس کو کون سا لباس پہننا چاہئے گا۔ اور خدا کی فیصلہ بھی
لیجئے۔

الحج ۱۱۱ ﴿قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَتُطِيعَت لِهٰؤُلِيَاءِ مِنَ النِّسَاءِ﴾
ایک جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ناری لباس تیار کیا جاتا ہے۔

سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

اولاد سے امامت جاتی رہی

۱۱۱ کتاب العلل والشرائع ۱۱۱ ﴿وَبِهٰذَا الاسناد عن محمد بن احمد
عن علی بن ابی ہاشم الجعفری

عن محمد بن المعاویہ باسنادہ رفعہ قال سبط جبریل علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہ قباء اسود و منطلقہ فیہا
نور قال فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا جبریل ما هذا
قال نری وکذا علیک العباس ویک لک من ولد العباس فخرج

الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ يَا عَتَمٌ وَيْلٌ لِيَوْمِ كَيْدِي مِنْ ذَلِكْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا جَبَّ لِفَيْسِي قَالَ جَفَّتِ الْقُلُوبُ بَيْنَا فَبَيْنَا -

محمد بن العاصی نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع بیان کیا ہے۔ اس نے کہا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور ان پر سیاہ جبہ تھا اور ایک پٹی حاکمی جس میں خنجر تھا راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے جبریل یہ لباس کیا ہے اس نے کہا نیزے چمکے لڑکے کا لباس ہے یا محمد دلی ہے تیرے چمکے لڑکے کے لئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اے چاچا تیری اولاد سے جو میری اولاد ہے اس کو دلی ہے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میری خاطر قبول فرمائیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھانا کھا گیا اب قلم خشک ہو گئی۔

علی رضاؑ غیر یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہماری حدیثوں میں ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اثنا عشری کے نزدیک سیاہ لباس و وزخیوں کا ہے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے صرف عباس اور عمامہ اور موزہ سیاہ جائز ہے کیونکہ سیاہ عمامہ نبی علیہ السلام نے خود پہنا ہے میں بفضلِ خیرین اب کرتا اور تہمت یا شکوہ اور حجت سے سیاہ نہ پہنوں گا۔ اور سیاہ عمامہ چھوڑ دوں گا نہیں۔

محمد بن جعفر صاحب ثبے افسوس کی بات ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس پسندیدہ سفید ہو اور زندوں اور مردوں کے لئے آپ نے سفید لباس کو پسند فرمایا جو آپ کے نزدیک پسندیدہ ہو اس لباس کو پہنانا چاہیے باقی رہا صرف

میں نے کے متعلق وہ تو تم نے سر سے اتار دیا اس کا تو اعتبار جاتا رہا یہ تنازعہ تو تم نے تم ہی کر دیا اور سیاہ جبہ سے حضرت عباسؓ کی اولاد سے امامت جاتی رہی اب فیصلہ تم پر ہے دوسرا جواب اگر پہنہ بھی تو جو پسندیدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ پہننا چاہیے محب کب کھانا کھے آپ پسند فرمادیں سفید کپڑے کو اور تم پسند کرو سیاہ تو محبت کے خلاف

غیر اس جواب: لباس وہ پسند کرنا چاہیے جو زندہ مردہ کو یکساں ہو اور وہ لباس سفید ہو تھا جواب: اب وہ جو سیاہ عمامہ کے متعلق ہے بھی تو درحقیقت سیاہ نہ تھا بلکہ خود سے لڑکر سیاہ ہو چکا تھا جو آپ بوقت جنگ پہنتے تھے۔

۵۔ ۱۰ { وَرَعَمَ بَعْضُهُمْ أَنَّ سَوَادَ هَآلَمْ يَكُنْ أَصْلِيًّا بَلْ لِحَاكِيَّةٍ مَا تَحْتَهُمَا مِنَ الْمُعْفَرِ وَهُوَ أَسْوَدٌ -

اور بعض نے گمان کیا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی کی سیاہی اصل نہ تھی بلکہ خود کے ماتحت خود کی رگڑ سے سیاہ ہو چکی تھی۔

جو عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت استعمال فرمایا وہ وہی تھا جس کو آپ ہمیشہ تمام عمر جنگوں میں استعمال فرماتے رہے اور وہ عمامہ خود کے نیچے استعمال ہو کر سیاہ ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔

اختلاف و آیات لعمامة السوداء

طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا وكيع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمة عن ابي الزبير ان

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ -

ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۰ { أخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا شريك عن عمار الدهني عن ابي الربيع عن جابر

قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۹ { أخبرنا معن بن عيسى وشبابه بن سوارو موسى بن داود قالوا أخبرنا مالك بن

النس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُخَفَرُ ثَمَرْتَزَعَهُ -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا پھر آپ نے اس کو اتار دیا۔

شمال ترمذی ۸ { حدثنا عيسى بن احمد ثنا عبد الله بن وهب مشي مالك بن انس عن ابن شهاب عن انس بن مالك أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

الْعِمَامَةُ -

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آپ مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔

شمال ترمذی ۹ { حدثنا يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا ابو سليمان وهو عبد الرحمن بن الغيل عن عكرمة عن ابن عباس رضي

عنه عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ دُسْمَاءُ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر خطبہ پڑھا اور آپ کے سر مبارک پر میلا عمامہ تھا۔

کسی حدیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔ یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر پر عمامہ تھا آپ نے اتار دیا یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد مکے میں دخول کے وقت آپ کے سر مبارک پر میلا عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ خود سے میلا ہو چکا تھا۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کے دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ بھی تھا اور خود

ی تھا جب اپنے لوہے کا خود اتار دیا تو کسی نے آپ کا وہی عمامہ خود کے نیچے والا دیا تو اس نے کہا کہ فتح مکہ میں آپ کے سر پر میلا عمامہ تھا کسی نے وہی عمامہ میلا دیکھا

تو اس نے کہا کہ سیاہ تھا حالانکہ سیاہ رنگا ہوا نہ تھا بلکہ سیاہی لوہے کے خود کی گئی
کسی نے آپ کو بیچ خود دیکھا تو اس نے کہہ دیا کہ فتح مکہ کے وقت جب آپ مکہ
میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر خود تھا حالانکہ تمام سچے ہیں واقعہ ایسا ہی ہے کہ
آپ کے لوہے کے خود کے نیچے رہ رہ کر جنگی عمامہ سیاہ ہو چکا تھا آپ نے فتح مکہ
وقت آپ نے اسی عمامہ کو پہنے رکھا ہلا نہیں۔ سیاہ عمامہ کہنے والے بھی فتح مکہ کی
بات کر رہا ہے میلہ دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بابت کر رہا ہے خود دیکھنے والا بھی فتح
مکہ کی بات کر رہا ہے۔ ہذا ما عندی۔

بیشد آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے رہے ہیں آپ کا جی عمامہ لوہے
کے غور سے میلا اور سیاہ ہو چکا تھا جس کو آپ جنگ کے وقت استعمال فرماتے اس کے
مستحق زرقانی کا حوالہ مذکور ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے سیاہ
لباس و زنجیوں کا فرمایا لباس فرعون فرمایا تو خود کیسے سیاہ لباس پہن سکتے تھے۔
پچھٹا جواب: جو کام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ فرمایا اور جو فرمایا وہ
کیا ورنہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ صادق آتا ہے اگر اپنے اصل سیاہ عمامہ استعمال
کیا ہوتا تو سیاہ لباس کی اجازت بھی ضرور فرماتے اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایک حدیث صحیح دکھائے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ سیاہ لباس
پہن لیا کرور۔

تو اس کو انشاء اللہ مبلغات

وس روپے نقد انعام پیش کر دیں گا۔

اور اس جواب پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ کو اختیار گئی ہے
کہ اختیار ہے اگر امت کے لئے جائز ہوتا تو آپ ضرور اجازت فرمائیے۔
کیسے کا لباس سیاہ ہے اگر سیاہ لباس ناجائز ہوتا۔ تو کیسے کو سیاہ خلافت
کیوں چڑھایا گیا اور اب بھی بدستور چڑھایا جا رہا ہے۔
محمد عمر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ خلافت سیاہ آپ نے نہیں
لیا اس لئے ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

کیسے کو نجاش بن یوسف نے ریشمی لباس پہنایا

ان هشام ۲۱۵ { ۲۱۶ } دَكَانَتْ الْمَكْبَةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ فِي
عَشْرَةِ ذِي شَعْبَانَ كَانَتْ تُكْسَى الْقَبَائِلُ وَأَوَّلُ
سَاحَا الدِّيَابِ الْجَاحِجُ بْنُ يَوْسَفَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ اٹھارہ ہفتہ تھا اور اس کا اچھا
ریشمی مصری ہوتا تھا سب سے پہلے سیاہ ریشمی اچھا کعبہ کو جس نے پہنایا وہ
نجاش بن یوسف تھا۔

اور جواب: اگر کیسے کی سنت پر عمل کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ تم یہ کر سکتے ہو
کہ لوگوں کو یا مساجد کو سیاہ لباس پہنا دو نہ کہ وہاں انیٹوں اور پتھروں کو سیاہ
پہنا یا جائے اور یہاں انسان پہن لیں انیٹوں پر انسانوں کو قیاس کر لینا یہ اصول
الہی کے خلاف ہے اور سنت جہاجی ہے۔

کیسے کہتے ہیں کہ سیاہ لباس فرعون کا تھا و زنجیوں کا ہے اور تم نے

مختلف فتویٰ لگائے حالانکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی سیاہ رنگ آپ کے شانوں پر رہتی تھی اور اس کو ہی ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لگاؤ گے کچھ خدا کا خوف کرو۔

”محکم دعوے“ علی رضا صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھ پر بہتان گھڑتے ہو سچے ہو ورنہ بروئے شاکہ الغتم کے مصداق تم ہی جو تم نے فرمایا کہ ہماری حدیثوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب اور فرمان سیاہ لباس کے متعلق بتاؤ ہماری کتب احادیث سے ہمارے بارہ اماموں کا فرمان دکھاؤ فقیر نے تمہارے کہنے پر تمہارے مذہب کی صحیح اور معتبر حدیثوں سے سیاہ لباس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے فرمان دکھا دیے اگر جعفری ہو تو ان کے فرمان کو تسلیم کر لو ورنہ تمہاری اپنی مرضی فقیر نے اپنی طرف سے ایک جملہ نہیں پیش کیا اگر میری طرف سے نہیں کوئی لفظ خلافت ہو تو فقیر اس کی تلافی معافی سے چاہنے کے لئے تیار ہے اور اگر تمہاری مسلمہ احادیث میں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق اور بارہ اماموں کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق ہو وہ تو بھٹی تمہارا مال ہے تم خود ہی جانور مجھ پر کیا اعتراض ہے۔ اب تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بہتان گھڑا کہ شانوں پر سیاہ کلی ہوتی تھی اس کو آپ ہر وقت اوڑھتے رکھتے تھے۔ لہذا بہتان عظیم ہے۔

(۱) پہلا جواب : تو یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ وسط معدل النہار میں ہے جہاں کسی موسم میں اتنی سردی کا امکان ہی نہیں کہ وہاں گرمی اتنی کیل کی ضرورت محسوس ہو اب بھی تم تجزیہ کر سکتے ہو کہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں ٹھیکے کی ضرورت ہوتی ہے یا کبھی موسم بہار ہو جاتا ہے فقط ایسی شدت کی سردی وہاں کہا

اب جنرل جواب جس کو ہر شخص تسلیم کرے گا اب تحریری جواب عرض کرتا ہوں۔
 (۱) دوسرا جواب : پہلے تمہاری ہی تفسیروں سے مزل کے معنی واضح کر دیتا ہوں تاکہ باہمالط صاف ہو جائے اور جو عوام میں تم نے غلط فہمی پھیلانی ہوئی ہے وہ دور ہائے حقیر تسلیم کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے جبر نہیں۔ ہمارا کام کہنا یا نہ کہنا تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

مزل کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے

تفسیر جوامع الساجع ۴۹۵ { يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ فِي شِيَابِهِ الْمَتَلَفَتُ مَهَا
 اذْعَمِ النَّعَاءُ فِي الزَّأِءِ وَكَذَلِكَ الْمُنَادِرُ
 صلی اللہ علیہ وسلم یَتَزَمِّلُ بِالشَّيَابِ فِي أَوَّلِ مَا جَاءَ بِهِ
 مَثَلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَى بِهِ فَنُحُو طَبَّ مَهْذَا۔

یہا ایہا المزمیل کے معنی ہیں اے بلوں کپڑوں میں قاد کوئی ادھام کیا گیا
 کی طرح ہے مذکر اور جبریل علیہ السلام کے آنے سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور کپڑے پہن لیتے حتیٰ کہ رب کریم کو آپ سے اُس ہوا تو آپ کر یا ایہا المزمیل
 خطاب فرمایا اے اپنے لباس کو پہننے والے۔

تفسیر قمی ۳۴۳ { يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ
 يَتَزَمِّلُ بِثَوْبِهِ وَيُنَادِرُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ قُمْ
 يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے آپ اپنا کپڑا اوڑھ کر سوتے تو رب کریم

بول یعنی اب تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرا المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی صحت فیصلہ ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوئی لباس نے بیماری کے استعمال فرمایا ہی نہیں اور نہ کسی اور نے اصل ہیبت سے اوئی کپڑا استعمال فرمایا بلکہ فیصلہ فرمایا کہ سوتلی کپڑا سنت ہے اور یہی مسادات کی علامت ہے اور اصل کا فقہ ہی ختم ہو گیا۔

جب یہاں سے مذہب کی حدیثوں اور تفسیروں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر کے متعلق کی تحقیق مکمل ہو گئی۔ قبل ازیں فقیر کتب احادیث سے ثابت کر چکا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادری و سرخ رنگ کی تھیں جن کو بعد میں آپ نے منع فرمادیا پھر آپ کی چادری ہنر رنگ کی تھیں جس سے منع نہیں فرمایا اب مزل کی تفسیر سنی تفسیر سے عرض فرمادیں۔

۱۔ سنت جماعت کی کتب سے مزل کے معنی

۸۔ تفسیر کبیر ۳۳۲ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ اجْتَنِعْ أَعْلَى أَنْ الْمُرَادِ بِالْمَرْمِلِ الْمَرْمِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْلُهُ أَمَلْتُ مَرَمِلًا بِأَلِفٍ الشَّامِ الْمَرْمِلُ شَرَمَلٌ بِثِيَابِهِ أَنَّهُ تَلَفَّتْ بِهَا.

اللہ کا کہ مَرَمِلًا فِي مِرْطَ مُحَمَّدٍ نَجَّةٌ مُتَانِدًا بِهَا فَخِيلٌ لَهُ الْمَرْمِلُ قُلُوبُ اللَّيْلِ۔

یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ ہم نام مذکور کا اجماع ہے اس بات پر کہ مزل سے مراد نہی ہے بلکہ اصل مزل ہے تاکہ ساقہ اور وہ آپ ہی تھے جو آپ کے کپڑے

صورت میں دیکھا کہ خدا کا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت اور شکل عجیب دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور رزاں اپنے دولتر میں تشریف لے گئے فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈال دو اور جس وقت چادر اوڑھ کر آرام فرمایا تو یہ سورت نازل ہوئی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ مکمل متعلق شیعہ حدیث

فروع کافی ۲ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن القاسم بن یحییٰ عن جده الحسن بن راشد عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يلبس الصوف والشعر الا من علمه حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اوئی کپڑا اور بالوں والا کپڑا نہ پہنا جائے مگر یہاں یہی ہے۔

فروع کافی ۲ { عیسیٰ عن عبد اللہ بن عبد الرحمن عن شعيب عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام عن امير المؤمنين صلوة الله عليه وآله قال البسوا الثياب من القطن فان الله لبس رسول الله صلى الله عليه وآله ولا سنا ولا يكره الصوف والشعر الا من علمه حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتلی کپڑے پہننا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس سوتلی تھا اور ہمارا لباس بھی سوتلی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوئی کپڑے سولہ بیماری کے استعمال نہیں فرمائے۔

پہنچے ہوئے آرام فرماتے اور ضرور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت تھی اور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو
یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ کہا گیا۔

(۲) تفسیر البوسعود ۳۳۲ { یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ } اے الْمَرْمِلُ مِنْ تَنْزِيلٍ بِثِيَابِهِ إِذَا تَلَفَّتْ بِهَا۔

دیا ایتھا المرمیل، یعنی اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوئے۔

(۳) تفسیر ابن جریر ۳۰ { یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ وَهُوَ الْمُتَلَفَّتْ بِثِيَابِهِ وَلَقَبَا } عَنِّي بَدَأَ إِلَهُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یا ایتھا المرمیل اس کے معنی میں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اور اس سے مراد نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تفسیر نیشاپوری { قَالَ الْكَلْبِيُّ إِنَّمَا سَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِثِيَابِهِ لِيَتَهَيَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَمَرَ أَنْ يَسَدَّ وَرَمَ
عَلَى ذَلِكَ۔

اور کلبی نے کہا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تیاری فرماتے تو اور لباس پہننے تو حکم ہوا کہ ایسے ہی آپ ہمیشہ کیا کریں۔

(۵) تفسیر خازن ۱۳۴ { (يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ) هَذَا اخِطَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُهُ الْمَرْمِلُ وَهُوَ السَّيْفُ
سَزَمَ فِي ثِيَابِهِ اءُ تَلَفَّتْ قَالَ الْمُفَرِّدُونَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَمُّ فِي ثِيَابِهِ أَوَّلَ مَا جَاءَ بِهِ جَبْرِئِيلُ فَرَقَامِنَهُ فَكَانَ يَقُو

لَمْ يَلُفَّ لَمْ يَلُفَّ فِي حَقِّ النَّسَبِ وَقِيلَ خَرَجَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْبَيْتِ وَ
لَبِثَ ثِيَابَهُ فَنَادَاهُ جَبْرِئِيلُ يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ۔

یا ایتھا المرمیل یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور منزل کا اصل منزل ہے
مذکورہ ہے جو اپنے کپڑوں میں ملبوس ہر مفسرین نے کہا ہے کہ پہلے جب جبرئیل علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو آپ اپنے لباس میں ملبوس تھے۔ تو جبرئیل علیہ السلام
ان کی طرف چڑھ گئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زملونی زملونی یعنی مجھے چادر
چادو مجھے چادو اٹھا دو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ کھڑکی کر محبت آئی تو یہ محبت کا کلمہ
ایہا المرمیل فرمایا بعض نے کہا ہے کہ ایک ان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو ٹکڑے سے
آپ لباس پہن کر نشر لیفٹ گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو یا ایہا المرمیل سے ندا دی۔
(۶) تفسیر معالم التنزیل ۱۳۴ { یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ } اِی الْمُتَلَفَّتْ بِثَوْبِهِ
یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۷) تفسیر جلالین ۲۵ { یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ } وَ أَصْلُهُ الْمَرْمِلُ أَذْهَبَتْ
اِتَّاعًا فِي الْمَذَاوِی الْمُتَلَفَّتْ بِثِيَابِهِ حَبِیْبُ
الْوَحْشِيِّ۔

یا ایتھا المرمیل کا اصل منزل ہے تار کو زامین او غام کیا گیا یعنی اے وحی کے نزول
وقت اپنے لباس سے ملبوس۔

اب مذکورہ بالا سنی و شیعہ تفاسیر سے منزل کے معنی یہ کہیں سے بھی ثابت نہ ہوئے
اور کالی کالی مکی جس کو آپ ہر وقت اور دھتے تھے یا شانہ اقدس پر رکھتے یہ محض بناوٹی ہیں
بکرم منزل کے معنی مذکورہ بالا مفسرین نے تین کئے۔

عبد الرحمن بن نوفل أنه حدثه عن عروة بن الزبير أن ثوب
 بن أنس قال قال الله عليه وسلم الذي كان يخرج فيهِ إلى الوفد
 إذا كان حَضَرَهُ مِثْلُ طَوْلِهِ أَرْبَعِ أَشْهُارٍ وَعَرْضُهُ مِثْلُ رِأْسِ عِزٍّ وَشِبْرُ
 مَنْ عِنْدَ الْخُلَفَاءِ وَطَوْفُهُ بِثَوْبٍ يَلْبَسُونَهُ يَوْمَ الْآصْحَى
 الْفَطْرِ -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں وہ وفد کی طرف تشریف لائے اور آپ کی چادر حضرت عقی - چادر کی لمبائی دو ہتھ پائی اور اس کی چوڑائی دو ہاتھ اور ایک باشت تھی اور وہ چادر چاروں خلفاء کرام علیہم السلام کے پاس رہی اور بوسیدہ ہو گئی اور وہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے تھے اور عبد العزیز اور عبد الحمید النضی میں اس کو استعمال فرماتے ۔

شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضرت عیسیٰؑ

ان شمر اشوب ۱۹۹ قال فانه قد على فراشي واشتمل بردي
الحضري

بَابُ الْقُلُوبِ ۲۸ { خود بینید -

میرے بستر پر سو جا اور میری حضری چادر اپنے منہ پر ڈال لے۔

تکمیل ہوئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور آپ کو معیشت اچھی خوشنود پر تھی ۔

ابوداؤد ۲۸۰۸ { حد ثنا محمد بن کثیر انا ہمار عن قتادہ عن مطر
عن عائشۃ قالت صَبَحْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَْبَسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَدْ
قَالَ وَاحِبُهُ قَالَ وَكَانَ يُحِبُّهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر لگی تو آپ نے اس کو اڑھ لیا جب آ
لو اس میں پسینہ آیا آپ کو اُون کی بُرائی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا راوی نے
مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا آپ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی ۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک

طبقات ابن سعد ١/٢٥٨ { أخيراً عبد العزيز بن عبد الله
 وليسى حدثني ابن لهيعة عن أبي الاسود
 عن عروة بن الزبير أن طُولا رِأى النبي صلى الله عليه وسلم
 رُبْعَ أَرْبَعٍ فَعَرَضَهُ ذِرَاعاً إِمَاماً وَشِبْرًا -

عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چادری لمبائی چار ہاتھ اور بچڑائی دو ہاتھ

طبقات ابن سعد ١/٢٥٨ { اخبرنا عتاب بن زياد اخبرنا عبد الله بن المبارك اخبرنا ابن لهيعة عن محمد

اسلامی تاریخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی حضری چادر

رات کو اوڑھنے والی کا رنگ

ابن ہشام ۱/۹۵ { قَالَ لِعَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ عَلَى فِرَاشِي وَتَبِعَ
بِرُودِي حَتَّى الْخَضِرِ فَلَمْ فِيهِ
قَائِدٌ لَنْ يَخْلُصَ إِلَيْكَ شَيْءٌ مَكْرُوهٌ مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِرُودِي ذَالِكَ إِذَا نَامَ }

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری
اس حضری چادر کو اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ جن کو تو کفار سے برا مناتا ہے
وہ تیرے تک نہ پہنچ سکے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سوتے اپنی اس
حضری سبز رنگ کی چادر میں سوتے تھے۔

تاریخ الطبری ۲/۹۹ { فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا نَهُمْ قَالَ ثُمَّ عَلَى فِرَاشِي وَتَبِعَ
بِرُودِي الْخَضِرِ فَلَمْ فِيهِ قَائِدٌ لَنْ يَخْلُصَ إِلَيْكَ شَيْءٌ مَكْرُوهٌ
مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِرُودِي
ذَالِكَ إِذَا نَامَ }

تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ پر ملاحظہ فرمایا فرمایا میرے
بستر پر سو جا اور میری حضری سبز چادر اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ ان سے

کو برا منانا ہے وہ تیرے پاس بھٹک نہیں سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
اس کی چادر میں سوتے۔

ابن کمال ۲/۳۸ { قَالَ لِعَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ عَلَى فِرَاشِي وَتَبِعَ
بِرُودِي الْخَضِرِ فَلَمْ فِيهِ قَائِدٌ لَنْ يَخْلُصَ
إِلَيْكَ شَيْءٌ مَكْرُوهٌ }

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا میرے
بستر پر سو جا اور میری سبز چادر ان لے پھر اس میں سو جا جس کو تو برا مناتا ہے وہ تیرے
تک نہ پہنچ سکے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ کا وجہہ ہیں

فرمان خداوندی ہے کہ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ابراہیم نے ایک وجہہ
کی طرف، وہ متوجہ ہونے والا ہے تو رب کریم کا بھی وجہہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہو لہذا میں سے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رب کریم ترجیح خاص فرماتا
ہو رہا ہے اور ہے گا۔

قَدْ شَرَىٰ لِقَلْبٍ وَجْهًا حَضْرَتِہُمْ ضرور آپ کے رخ نور کی پلٹ کو دیکھتے
ہو رہے ہیں۔

اللَّهُ يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَدَلَّكَ فِي السَّجْدِ

ضرور جب آپ قیام فرماتے ہیں بے شک آپ کا رب آپ کو دیکھتا ہے، رہتا ہے
آپ کی پلٹ، کرسیہ کرتے والوں میں سجدہ کرتے ہیں تو بھی آپ کو دیکھتا ہے رہتا ہے

طاقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

النعم ۲۴ ﴿ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی قوت کا اندازہ

وَمَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بارنا خداوندی قوت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانوں کے مالک ہیں

عمر بن الخطاب بن سعد بن ابی وقاص { اخبرنا عبد الوہاب والفضل بن دکین قالا

اخبرنا طلحة بن عمار وعن عطاء قال دخل

الخطاب على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم وهو مضطجع

فقال يا رسول الله ما يبكيك يا عمر؟ قال ابكي ان كنت في الحشر

والحرير والديباج وفيض في مثل ذلك وانت تجيب الله

كما امرى قال لا تبتك يا عمر فلو انك ان تصير الجبال

الصارى ولو ان الدنيا تعدل عند الله جناحاً ما اعطيت

مئها شيئاً

چاند کی روشنی کی طرح چلتے ہوئے تو عکاسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ پر غبار
ہوا تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرس کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ
مجھے ان سے بنائے تو آپ نے فرمایا اے اللہ عکاسہ کو ان سے بنائے پھر انصار سے ایک
اور آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے میرے
لئے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان سے بنائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاسہ
تم سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے میرے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

تمام عالمین کی حکومت عطا فرمائی

الفرقان ۱۸ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِي سَخَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِكَ لِيُكَوِّنَ

لِلْعٰلَمِيْنَ شٰدِيْرًا

بارگاہ ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل
فرمائی اپنے بند سے پرکھ عالمین کے لئے آپ کو احد و نذیر ہوا جائیں۔

اس آیت کریمہ سے مختصر آیت ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے
جس میں تمام زمین جن و انس تمام آسمان و ارض و بحر و شجر و منے پر منے ہوا ساری
چاند و نیا و عقیقی عالم برزخ سب پر میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت
کل سے جو رب کریم کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔

مسلم شریف ۲/۱۱۹

أحدثنی سلمة بن شبيب نا الحسن بن عیین نا زاهدا
 أبو اسحق قال سمعت أبا هريرة بن عمار يقول
 جاء أبو بكر إلى أبي في منزله فاشترى منه رجلا فقال لعازب
 إبعث معي ابنك بحملة معي إلى منزلي فقال لي أبي احمله فحملنا
 وخرج أبو معه ينتقد منه فقال له أبي يا أبا بكر حدثني كيف
 صنعها ليلة سريت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
 أسرياً ليلاً حتى تأمرنا بهم الظهيرة وخلا الطريق فلا
 يسري به أحد حتى رفعت لنا محرقة طوييلة لها ظل لم يأت عليه
 الشمس بعد فنزلنا عندها فأنيت الصخرة فسويت يدي مكننا
 ياناً فبنيته النبي صلى الله عليه وسلم في ظلها ثم بطلت عليه قروة
 ثم قلت يا رسول الله نمر وانا ألقض لك ما حوذك فانه وخرجت
 ألقض ما حوذك فإنا أنا يراعي عنهم مقيلاً بعينه إلى الصخرة فبنا
 منها الذي أردنا نعيته فقلت لمن أنت يا غلام قال لي رجل من أهل
 المدينة قلت في غمك لمن قال نعم قلت ان فحلبي لي قال نعم
 فآخذ شاة فقلت له ألقض الصروع من الشعر والثراب والقدوة
 قال فزأيت البراء ليضرب بيده على الأخرى يلقض فحلبي لي في
 قعب معه كتبه من لمن قال ومعي إدواة إسنوى فيها للنبي
 صلى الله عليه وسلم وكرهت أن أوقظه من نومي فوافتقه
 استيقظ فصب على النبي من الماء حتى يبرد أسفله فقلت يا رسول

صلى الله عليه وسلم اشرب من هذا اللبن فشرب حتى رغبنت ثم
 ألباناً للرجل قلت بلى قال فارتحلنا ما زلت الشمس واشبعنا
 ما لبثنا ما لك قال ونحن في جلد من الأبرص فقلت يا رسول الله
 فقال لا تخزن إن الله معنا فدعا عليه رسول الله صلى الله
 وسلم فارتطمت كروسه إلى بطنها أسرى فقال إني قد علمت
 ما فعلت دعوتكم على ما دعوتوا في فالله لكم أن أدعكم ما طلب
 فالله فجاء كرجع لا يلقى أحداً إلا ما قال قد كنيتكم ما ههنا
 فلقى أحداً إلا أنه قال ووفى لنا -

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ
 ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ عازب کے گھر تشریف لائے تو اس
 ابوبکر کجاوہ خریدتا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عازب کو فرمایا کہ اپنے لڑکے کو
 ساتھ بھیج تاکہ میرے مکان تک میرے ساتھ کجاوہ اٹھا کرے جائے تو میرے باپ
 نے کہا اس کو اٹھا لے تو میں نے اس کو اٹھالیا پھر میرا والد بھی حضرت ابوبکر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنے پیروں کو پرکھتا ہوا نکلا تو میرے والد نے فرمایا اے ابوبکر
 بات تو بتاؤ کہ جس بات تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تو تم دونوں نے
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم دونوں تمام رات چلتے رہے
 کہ وہ ہر کے وقت راستہ چھوڑ دیا جس طرف کوئی نہ جاتا تھا جی کہ ہمارے لئے ایک
 رہا پھر سایہ کرنے کے لئے بلند ہوا جس کے نیچے دھوپ نہ آسکتی تھی تو ہم نے
 اس کو آل دیا پھر میں ایک پتھر لایا اور اپنے ہاتھوں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رواه مسلم والترمذی

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان اِقْتَرَبَتْ
السُّمُورُ اِلَى الْقَصْرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ چاند کے ٹکڑے
اور آفتہ بڑا چاند دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا اپہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا اپہاڑ
کی طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ اے اللہ گواہ رہ تو اسی طرح
ایک اور ترمذی شریف میں حدیث مذکور ہے ۔

وَاللّٰهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ كَآمُومَةٌ،

عنه ابن هشام ١٣٨ قال أبو جهل لعنه الله يامعترقوا ليس
أن محمد آتد ابى الأماسرون من عيب

وَسْتَمِمْ أَبَاءَنَا وَتَسِفِفْهُ إِخْلَامِيَا وَسْتَمِ الْهَيْتَنَا وَإِنِّي
هَذَا اللَّهُ لَا حُلُقَ لَهُ غَدَاً عَجَبَرًا مَا طِيقَ حَمْلُهُ أَوْ كُنَّا قَالِ فَإِذَا
فِي مَسَلَاتِهِ فَصَحَّحْتُ بِهِ رَأْسَهُ فَأَسْلَمُوا فِي عَيْنِهِ ذَلِكَ أَوْ
فِي فَايُضَعُّ لِعَدَدِ ذَلِكَ بَسُو عِبْدَ مَنْ أَيْدٍ مَا بَدَأَ اللَّهُمَّ قَالُوا
مَا لَكَ لِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَمْنِي لِيَا شَرِيْدُ -

فَلَمَّا أَصْبَحَ ابْتُغِيهِ أَخَذَ حَجْرًا كَبِيرًا وَصَفَّ ثُمَّ حَسَرَ لِرَسُولِ
لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُهُ وَفَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُعْدُو وَأَوْكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِيلَ لَهُ إِلَى الشَّامِ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ أَيْمَانًا

کے لئے اچھی جگہ تیار کر دی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پنجر کے سائے میں آرام فرمایا
میں نے آپ پر ایک چادر ڈال دی اور عرض کیا کہ حضور آپ سو جائیں میں آپ کے چوہ فریے
پھر کر پہرہ دوں گا تو آپ سو گئے اور میں نکل کر آپ کے چوہ فریے پہرہ دیتا رہا اچانک میری
نظر ٹپٹی تو ایک گڈریا بیچ اپنی بکریوں کے ہماری طرح پنجر کے سائے کی نیت سے آرام
ہے پھر میں اس سے ملتا تو میں نے سوال کیا اے بچے تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ
مدینہ والوں سے ایک آدمی ہوں تو میں نے سوال کیا کہ کیا تیری بکریوں کا دودھ ہے
اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا میرے لئے دودھ دو وہ دے گا۔ اس نے کہا ہاں تو
اس نے ایک بکری پکڑی میں نے اس کو کہا کہ بالوں اور مٹی اور گندگی اس کے پستانوں سے
بھاڑ دے تو میں نے برابر کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر بٹھاتا جھٹارتا ہے تو اس نے
میرے لئے ایک لکڑی کے پیالے میں دودھ دو دیا۔ اہم

مُصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں چاند و ڈوگرٹے ہوا،

البداية والنهاية ٤ { قال الحافظ أبو بكر البيهقي أنا أبو عبد الله
الحافظ أبو بكر أحمد بن الحسن القاسمي

قَالَ إِنَّمَا أَوَّلُ الْعَبَّاسِ الْأَصَمُ ثُمَّ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْدِيُّ ثُمَّ وَهْبُ بْنُ جَرْرَاجٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فِي
قَوْلِهِ اِشْتَرَيْتِ السَّاعَةَ وَالْتَقَى الْقَسْرُ وَقَدْ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَقَّ فَلْيَمِنْ فَلَقَهُ مِنْ دُونِ الْجَبَلِ وَفَلَقَهُ
مِنْ خَلْفِ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَشْهَدُ

وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدَ وَجَعَلَ الْكَبِيَّةَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصَلِّيَ وَقَدْ غَدَا قَتْرُ لَيْشٍ فَمَجَسُوا فِي الْأُذُنِ يَنْتَظِرُونَ مَا أَبُو جَهْلٍ فَاعِلٌ فَلَمَّا مَجَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَهُ ابْنُ جَهْلٍ الْحَجَرُ ثُمَّ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُ رَحِمَ مِنْهُزِمًا كَوْنَهُ مَرُوعًا قَدْ يَبَسَتْ يَدَاهُ عَلَى الْحَجَرِ حَتَّى قَذَا الْحَجَرُ مِنْ يَدِهِ وَقَامَتْ إِلَيْهِ رَجُلٌ قَتْرُ لَيْشٍ فَقَالُوا لَكَ مَا لَكَ يَا أَبَا جَهْلٍ قَالَتْ قَتْمْتُ إِلَيْهِ لَأَفْعَلَ بِهِ مَا قُلْتَ لَكُمْ الْبَارِحَةَ فَلَمَّا دَخَلْتُ مِنْهُ عَرَضَ فِي دُونِهِ فَخَلَّ قَتْرُ الْأَبِلَ لَأَدَا اللَّهُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَامِيَةٍ وَلَا مِثْلَ قَصْرَتِهِ وَلَا آيَا بِهِ لَفَحِلْ قَطُّ فَهَمَزِي أَنْ يَكُونَ قَالَ ابْنُ السَّخَقِ قَدْ كُرِيَ لِي إِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْدَنَا لَا خَدَّ هـ

ابو جہل لعنتہ اللہ علیہ نے کہا اے قریش کی جماعت بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکر ہو گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے دین کی عجیب جوئی کرتا ہے ہمارے ابا کو گالیاں دیتا ہے ہمیں بے وقوف بناتا ہے ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور میں نے اللہ سے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے لئے ضرور ایک پتھر لے کر بھیجوں گا۔ بتنا میں اٹھاسکوں گا یا اور جیسے اس نے کہا تو جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نمازیں سجد کیا تو میں اس کے سر کو کچل دوں گا تو تم مجھے اس وقت چھڑا لینا یا مجھے روک دینا تو اس کے بعد بنو عبد مناف جو کریں سو کریں لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہیں نہیں چھڑائیں گے جو تو ابادہ رکھتا ہے کہ بے توجہ ابو جہل نے صبح کی زمین

میں بیان کیا تھا پتھر لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے موافق صبح باہر تشریف لائے اور مکے میں آپ کی تمام کی طرف تھا تو جب آپ نماز ادا فرماتے رکن یمنی اور حجر اسود کے درمیان نماز ادا کرتے آپ کے اور شام کے درمیان ہوتا یعنی قبلتین کی طرف ہی ہوتی، پھر صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے قیام فرمایا اور قریش صبح نکلے اور ان کے انتظار میں بیٹھ گئے کہ ابو جہل کیا کرتا ہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ابو جہل پتھر اٹھا کر آپ کی طرف پکا یہاں تک کہ جب آپ کے قریب پہنچا رنگت ہوئی اور وہاں بھاگا اور اس وقت اس کے پتھر والے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے تھے اپنے ہاتھوں سے پتھر ڈال دیا اور قریش کے آدمی جمع ہو گئے تو انہوں نے اسے برا حکم کیا تو اس نے کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا ہوں انہیں میں نے گل کہا تھا تو ایسے کروں پھر جب میں اس کے قریب ہوا تو ایک اونٹ اس کے درمیان میرے سامنے آگیا۔ خدا کی قسم اس کے کمرے میں جیسا میں نے کبھی

دیکھا ہے۔

بخاری کا ل ۲ { فَقَالَ رُكَاةٌ لَا أَسْلَمَ حَتَّى تَدْعُوا هَذِهِ السَّحَرَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَبِلْتُ تَحْدُثُ الْأَمْرَ فَقَالَ رُكَاةٌ مَا رَأَيْتُ سِحْرًا أَعْظَمَ مِنْ هَذَا أَمْرًا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَعَادَتْ فَقَالَ هَذَا سِحْرٌ عَظِيمٌ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا نہ کہا کہ میں اسلام نہیں لاؤں گا جتنی کہ تو اس دین کو بلاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کہا اوجھر آ تو درخت زمین کو چھو ہوا حاضر ہو گیا تو رکنا نہ کہہا اس سے بڑا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا رکنا نہ کہہا اس میں درخت کو حکم کر کہ واپس چلا جائے تو آپ نے درخت کو واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو درخت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا پھر رکنا نہ کہہا یہ بہت بڑا جادو گر ہے۔

اب فیصلہ ہم پر ہے کہ جس کو رب کریم نے طاقت ارضی و سماوی بھی عطا فرمائی ہو اختیار بھی عطا کیا ہو۔ تو کیا وہ اپنی معیت میں اسلام کی بنیاد رکھنے میں معیار و مافیہ بین کو اصل میں شامل فرمادیں۔ اور اس میں خداوند کریم بھی متغیب نہ فرمادے تو خداوند اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذات مطہرہ پر بدظنی کرنے والا امتی تو کہنا نہیں سکتا۔ اہل بیت و مہاجرین مثل نہیں سکتا۔ ھداکم اللہ۔

ذکر از دواج مطہرات

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زرقانی $\frac{3}{218}$ { روا المتفق علیہ انہن احدی عشرۃ ستۃ من قرآن
خذیجۃ بنت خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قضی
کلاب بن مرة بن کعب بن لوی۔

وعائشۃ بنت ابی بکر بن ابی قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عبد
و بن کعب بن سعد بن تنیم ابن مرة بن کعب بن لوی۔
وحفصۃ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل ابن عبد العزی ابن ریحام
ابن عبد اللہ بن قریط ابن مزاح ابن کعب بن لوی۔

وام حبیبۃ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیۃ بن عبد النعمان بن عبد
مناف بن قضی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی۔

وام سلمۃ بنت ابی امیۃ ابن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن
محزوم ابن لیظہ ابن مرة بن کعب بن لوی۔

وسودۃ بنت زمعۃ ابن قیس ابن عبد شمس بن عبد ود ابن نصر
بن مالک بن حسل ابن عامر بن لوی۔

واربع عربیات من غیر قریش من حلفاء قریش۔
وزینب بنت جحش۔

ومیمونۃ بنت الحارث الہلالیہ
وزینب بنت خزیمہ الہلالیہ ام المساکین۔

وجویریۃ بنت الحارث الخزاعیۃ وواحدۃ غنیمہ عربیہ۔
وہی صفیہ بنت حنی۔

فمات عندہ صلی اللہ علیہ وسلم منہن اثنتان خدیجہ وزینب
المساکین ومات صلی اللہ علیہ وسلم عن تسع۔

وہا سے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وازواجہ وسلم کے
ازواج مطہرات تھے جو مذکور ہوئے یہ بھی میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اختیار کی کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ
اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور آپ ہی ساری اُمت سے عورتوں سے پہلے مومنہ
ان کے فضائل بے شمار ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی طوٹ سے اخیر تک
انہی کرنے رہے ہیں اور گوشت بنا کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں
پر تقسیم فرماتے رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

البدایہ والنہایہ $\frac{3}{128}$ { قَالَتْ عَائِشَةُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) وَرَبَّائِدُنَا الشَّاهِدَةُ
الْبَدَايَةُ وَالنَّهَائِيَّةُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) كُنَّ يَفْقَهُنَّ أَعْضَاءَ كَثَرٍ يَتَّبِعْنَهَا فِي
الْأَثَرِ خَدِيجَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کے بڑے دوست فرماتے تو اس کو عضوے عضوے کر کے خدیجہ کی سہیلیوں میں
لے جاتے۔

زندی شریف $\frac{2}{228}$ { عَائِشَةُ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ لَيْدُنَا الشَّاهِدَةُ
فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَاقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهَا لَهْنٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آپ بکری
فرماتے تو اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کو عہدہ بھیجا جاتا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اول

الاستیعاب ۱۵ { وَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ
بِنْتَ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ بَعْدَ ذَلِكَ لِتَهْرُؤِ
وَحَمْسَةِ وَعِشْرِينَ سَنَةً -

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
اسد کی بیٹی سے نکاح کیا آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ تھی۔

دعوة بنوة مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱۶ { فَكَانَ مِنْ مَوْلَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى آيَاتِ
بَعَثَةِ اللَّهِ تَعَالَى أَرْبَعُونَ سَنَةً
اور اظہار بنوة کے وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی۔

ابو طالب سے آپ کا علی المرتضیٰ کو لینا

الاستیعاب ۱۷ { وَكَانَ أَبُو طَالِبٍ ذَا عِيَالٍ كَثِيرَةٍ فَقَالَ بُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ عَمِّهِ وَكَانَ
مِنْ أَكْبَرِ بَنِي هَاشِمٍ يَا عَبَّاسُ إِنَّ أَحَالَ أَبَا طَالِبٍ كَثِيرُ الْعِيَالِ

طَالِبٌ بَنَى يُخَفِّفَ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ فَقَالَ لَعَمْرُكَ نَطْلُقَا حَتَّى آتِيَ أَبَا طَالِبٍ
وَقَالَ لَهُ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتَّى يَكْتَفِيَ اللَّهُ
مِنَ النَّاسِ مَا هُمْ فِيهِ فَقَالَ لَهَا (أَبُو طَالِبٍ إِذَا تَزَوَّجْتُمَا بِي عَوِيلًا
وَأَسْلَعَا مَا شِئْتُمَا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَخَلَعَهُ
اللَّهُ وَأَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَخَلَعَهُ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حَتَّى ابْتَعَدَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَحَتَّى تَوَجَّهَ مِنْ أَيْلَتِهِ فَا طَيْفَةً -

اور ابو طالب بہت عیالدار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت
عباس کو فرمایا اور حضرت عباس بنی ہاشم کے مالداروں سے تھے فرمایا اے عباس بے شک
اے عباسی ابو طالب بہت عیالدار ہے تو میرے ساتھ چل تاکہ ہم اس کے عیال سے کچھ تخفیف
لا دیں تو حضرت عباس نے کہا کہ ہاں تو دونوں ابو طالب کے پاس آگئے تو دونوں نے اسے کہا کہ
ہم چاہتے ہیں کہ تیرے عیال سے کچھ تخفیف کر دیں حتیٰ کہ لوگوں سے قحط دور ہو جائے تو ان دونوں
ابو طالب نے کہا کہ عقیل کو تم چھوڑ دو بانی اولاد سے جس کو چاہو رہے جاؤ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت عباس نے جعفر
کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت علی المرتضیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے دعوئی نبرت
اب اور حتیٰ کہ اپنے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

حضرت خدیجہ البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات

الاستیعاب ۱۸ { وَفُتِنَتْ خَدِيجَةُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ بَعْ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَبِئْسَ أَشْهَرُ

وَأَرْبَعَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ الْهَجْرَةِ ثَلَاثَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَثَلَاثَةَ
شَهْرٍ وَفِي عَامِ وَفَاةٍ حَدِيثُهُ تَرْوِجُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُودَةَ وَمَائِثَةَ وَلَمْ تَرْوِجْ عَلَى حَدِيثِ حَتَّى مَا تَلَتْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ وَفَاةً أَيْ طَالِبَ وَحَدِيثُهُ قَبْلَ الْهَجْرَةِ
ثَلَاثَ سِنِينَ -

حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے چوبیس سال اور چھ ماہ اور چار دن بعد
سے تین برس اور تین ماہ اور پندرہ دن پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو
گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے سال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عائشہ اور حضرت سودہ سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
ابوطالب کی وفات تین برس ہجرت کے پہلے ہوئی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت بیہ طیبہ کی طرف ابو بکر کی محبت میں

الْأَسْتِغَابِ ۱۸ { ثُمَّ أَذِنَ اللَّهُ لَهُ فِي الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْأَشْهُرِ
الْمَدِينَةِ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدْ مَرَّ
الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْأَشْهُرِ قَسْرِيًّا مِّنْ لِّصَفِ النَّهَارِ فِي النَّصِيِّ
الْأَعْلَى لَا مِثْلَ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ خَلَّتْ مِنْ رَجَبِ الْأَوَّلِ -

پھر اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف پیر کے دن ہجرت
کی اجازت دی تو مدینے کی طرف آپ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

پہلے گئے اور مدینے کی طرف آپ کی ہجرت ربیع الاول میں ہوئی اس وقت آپ
مدینہ میں برس کی تھی اور پیر کے دن ہی صبحی اعلیٰ کے وقت قریب دو پہر کے بارگاہوں
اول اول آپ مدینہ طیبہ پہنچے۔

آخری ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عنات ابن سعد ۲۳۰ { وَفَضَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ تَسْمِ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِنَّ وَهُنَّ عَائِشَةُ
ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَارْسُلَةُ
ابْنَةِ أُمِّ مَيْمُونَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَارْحَبِيَّةُ بِنْتُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ
وَمَرْثَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَمَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْأُمَلِيَّةُ
وَمَرْثَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْمِصْطَلِقِيَّةُ وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حِيٍّ ابْنِ أَخِي النَّضْرِيِّ -
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت وصال آپ کے نو ازواج مطہرات تھیں۔
ان میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کی تعداد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہا اور حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ارسلہ بنت
امیہ بن عمر بن مخزوم اور ارحبیہ بنت ابی سفیان بن حرب
بنت زعمہ و زینب بنت جحش و ميمونة بنت الحارث
بنت وجوشیرمہ بنت الحارث المصطلقیہ و صفیہ بنت حی
ابن النضر بن النضر -

تمام ازواج مطہرات سے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

آپ کو زیادہ اُنس تھا کہ تقسیم اور رکش مسادی مٹی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو دلی محبت تھی اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ اُلم تھیں اور آپ کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی پہلے ہی بتایا گیا اور سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کنواری صرف آپ ہی تھیں ہاں سب بیروے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس لئے آپ کا آخری وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گودیں پر اور مکان عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہی ہوئے جو آج بھی آپ وہیں تشریف فرما ہیں جس کو گنبد خضرا سے شہرت حاصل ہے اور گنبد خضرا کی چابی بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہی رہی کوئی اور مطالبہ نہ کر سکا کیونکہ مکان انہی کا تھا اور جب آپ کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی اس وقت صدیقہ کی عمر ۹ برس کی تھی۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۶۴ { ثُمَّ تَزَوَّجَ عَلَى أَشْرَ حَا عَالِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمَكَّةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتِّ سِنِينَ }

ذکر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فی شوال سنۃ عشر من النبوة وَبُنِيَ بِهَا يَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تَمِيمٍ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ مِّنَ الْمَهْمَا جَرِدَ وَكُوفِي عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ سَنَةً -

پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعد کے بعد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یکے میں نکاح کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عائشہ کی عمر اس وقت ۹ سال تھی شوال سنہ دس نبوتہ کا اور آپ نو سال کی تھیں اس لئے آٹھ مہینے بعد شوال میں قریب ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر وقت وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ برس تھی۔

اشاد خدیوہی موثق حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کا نکاح

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کو پہلے خواب میں ملاحظہ فرمایا

الا یتعاب ۲/۴۴ { قَدْ رَأَى عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي الْمَنَامِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَتَوَفَّيْتُ خَدَّيْجَهُ }
قال ان لیکن هذا من عند الله یخصه فتزوجها بعد موت خدیجہ

بَلَّاتٌ سَبِيْنٌ ۝

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں ملاحظہ فرمایا ریشمی کپڑے میں لپیٹی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خداوند کریم کی طرف سے ہے تو ہرگز ہے گا آپ نے حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کیا۔

(۲) مسلم شریف ۲/۴۸۵ { حدیثنا خلف بن هشام و ابو ریمہ جمیعاً عن حماد بن زید واللفظ لابی الریبع قال ثنا حماد قال ثنا هشام عن ابيه عن عائشة انهما قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك في المنام ثلاث ليلٍ جاء بك الملك في سرقة من حريمٍ يقول هذه امرتك فاكتف عن وجهك فاذا انت هي في قول ان يلك هذا من عند الله يحنده۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عائشہ میں نے نہیں خواب میں تین رات دیکھا میرے پاس فرشتہ آیا مجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے منہ کھولا تو اس وقت تو یہی ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس کو اللہ ضرور کرے گا۔

(۳) طبقات ابن سعد ۴/۴۰ { اخبرنا ابو اسامة اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك في المنام مكرتين ائتيت بك

فمن حريمٍ كما كُشفها فاذا هي انت قال فيقال هذه امرتك۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا آپ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دو دفعہ دیکھا ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا تو میرے پاس لائی گئی تو میں نے اس کو کھولا تو اچانک وہ تو مٹی فرمایا آپ کو کہ آیا یہ بغیری عورت ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس کو۔

(۴) البدایہ والنہایہ ۳/۱۳۱ { حدیثنا معالی بن اسد حدیثنا وهيب عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة انهما قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما اريتك في المنام مكرتين ائتيت بك من حريمٍ و يقول هذه امرتك فاذا هي انت قال فيقول انت كان هذا من عند الله۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تو مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی میں نے خواب میں تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا اور کہتا تھا کہ یہ تیری ہے میں نے اس سے پردہ اٹھایا تو تو مٹی تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے صحیح ہے تو اللہ اس کو کرے گا۔

طبقات ابن سعد ۴/۴۰ { فكانت عائشة ولدت السنة الرابعة من النبوة في اولها وتسرو جها